www.KitaboSunnat.com

تالیف
محمد بن صالح العثیمینؒ

ترجمہ
حبیب الرحمن خلیق (ایم اے)

عقیدہ اہلسنت والجماعت

بلامعاوضہ ملنے کا پتہ
جامعہ علوم الحدیث صدیقیہ للبنات
گلشن اقبال کالونی' عارف والا (پاک پتن) 045-7831480

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

تعارف

جامعہ علوم الحدیث صدیقیہ عارف والا

جامعہ کا افتتاح اور سنگ بنیاد 1990ء میں مولانا عتیق اللہ صاحب ولی اللہ نے کیا۔
1991ء میں جامعہ میں آغازِ تعلیم استاذ العلماء مولانا محمد عبد اللہ امجد شیخ الحدیث والتفسیر حفظہ اللہ تعالیٰ نے کیا۔ جامعہ علوم الحدیث صدیقیہ للبنات کا اجراء 1997ء میں ہوا اور آج تک اس شعبہ میں بڑی محنت سے الحمد للہ کام ہو رہا ہے۔
شعبہ ناظرہ قرآن، شعبہ درس نظامی، شعبہ وفاق المدارس السلفیہ، جامعہ میں تقریباً 16 اساتذہ اور اساتذات مصروفِ عمل ہیں۔ ایک باورچی اور ایک گن مین بھی جامعہ کی خدمت میں مصروف ہیں:

جامعہ کی دو شاخیں ہیں:

جامعہ علوم الحدیث صدیقیہ للبنات عارف والا

جامعہ ابراہیمیہ 49/F بلاک، عارف والا

اکاؤنٹ نمبر MCB (2620-3)

الداعی الی الخیر

انجمن جامعہ علوم الحدیث صدیقیہ گلشن اقبال کالونی عارف والا
فون نمبر 045-7831480

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سلسلہ تبلیغ نمبر ۳۱

www.kitabosunnat.com

عقیدہ اہل السنۃ والجماعۃ

تالیف

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ

ترجمہ

حبیب الرحمٰن خلیق (ایم اے)

www.kitabosunnat.com

بلا معاوضہ ملنے کا پتہ

جامعہ علوم الحدیث صدیقیہ للبنات

گلشن اقبال کالونی عارف والا (پاک پتن)

045-7831480

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب
عقیدہ اہلسنت والجماعت

طبع اول ---------- مئی 2014ء
تعداد ---------- 1100
ناشر ---------- مکتبہ محمدیہ نزد دار الحدیث فضل مارکیٹ اردو بازار لاہور
MOb:0300- 4826023

بلا معاوضہ ملنے کا پتہ

جامعہ علوم الحدیث صدیقیہ للبنات

گلشن اقبال کالونی، عارف والا (پاک پتن)

فون نمبر: 045-7831480

مفت تقسیم زیر انتظام

صدیقیہ اسلامک لائبریری

گلشن اقبال کالونی، عارف والا (پاک پتن)

Mob:,0321-6539723

وقف لله تعالیٰ / مفت تقسیم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

عرضِ ناشر 5
عرضِ مترجم 6
مقدمہ مؤلف 7
تقریظ 9
پہلی فصل: ارکانِ ایمان 10
ہمارا عقیدہ 10
ایمان باللہ کی تفصیل 10
توحید ربوبیت 10
توحید الوہیت 11
توحید اسماء 11
توحید صفات 12
استویٰ علی العرش کا مفہوم 16
اہل سنت کی گمراہ فرقوں کے عقائد سے کوئی مماثلت نہیں 17
ارادہ کونیہ 18
ارادہ شرعیہ 18
صفاتِ الٰہیہ میں اہلسنت کا مذہب 24
دوسری فصل: تین گروہوں سے اظہار براءت 26
اہل تحریف 26
اہل تعطیل 26
اہل غلو 26
کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ 26
تیسری فصل ..... فرشتوں پر ایمان 28
فرشتوں کی جائے عبادت 30
چوتھی فصل: کتابوں پر ایمان 31
تورات 31
انجیل 32
زبور 32
صحائف 32
قرآن حکیم 32
پانچویں فصل: رسولوں علیہم السلام پر ایمان 36
انبیاء کرام علیہم السلام بحیثیت مراتب 37
انبیاء کرام علیہم السلام اللہ تعالیٰ کے معزز بندے اور رسول ہیں 38
اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ دین اسلام ہے 40
کسی ایک نبی کا منکر تمام انبیاء (علیہم السلام) کا منکر ہے 41
مدعی نبوت اور اس کی تصدیق کرنے والا دونوں کافر ہیں 42
خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم برحق ہیں 42
امت محمدیہ خیر الامم ہے 43
صحابہ رضی اللہ عنہم کے زمانہ میں فتنوں کا ظہور مبنی بر اجتہادی تاویل تھا 43
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ناپسندیدہ باتوں سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اجتناب لازمی ہے 43
چھٹی فصل: قیامت کے دن پر ایمان 45
❀ اعمال ناموں کی تقسیم 46
❀ میزان سے اعمال کا وزن کیا جانا 46
❀ آپ ﷺ کیلئے شفاعت عظمیٰ کا اعزاز 47
❀ آپ ﷺ کے لیے ایک دوسرا اعزاز 48
❀ جہنم کے اوپر پل صراط کا نصب کیا جانا 48
❀ جنت و دوزخ دونوں برحق ہیں 49
❀ اہل جنت کون ہیں؟ 50
❀ اہل النار کون ہیں؟ 51
❀ قبر میں مومنوں کو نعمتوں کا نصیب ہونا اور ظالموں و کفار کا عذاب سے دوچار ہونا 51
ساتویں فصل: تقدیر پر ایمان 53
❀ علم 53
❀ کتابت 53
❀ مشیت 53
❀ تخلیق 54
❀ بندے کا فعل اپنے اختیار سے واقع ہونے پر دلائل 55
❀ دلیل اول 55
❀ دلیل دوم 55
❀ دلیل سوم 56
❀ دلیل چہارم 56
❀ دلیل پنجم 56
❀ بدعمل کا تقدیر سے حجت پکڑنا ناحق ہے 57
❀ مرتکب گناہ کا تقدیر سے سہارا لینا 57
❀ بتقاضائے ادب شر کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں کی جاتی 59
آٹھویں فصل: اس عقیدہ سے حاصل ہونے والے ثمرات و فوائد 61
❀ اللہ تعالیٰ پر ایمان کے فوائد 61
❀ فرشتوں پر ایمان کے فوائد 61
❀ کتابوں پر ایمان کے فوائد 62
❀ انبیاء و رسل (علیہم السلام) پر ایمان 62
❀ قیامت کے دن پر ایمان کے فوائد 62
❀ تقدیر پر ایمان لانے کے فوائد 63

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ ناشر

علم دوست حضرات شروع دن سے ہی کتب کی اشاعت کے ذریعے معاشرے کی اصلاح اور اس کی تعمیر و ترقی میں سرگرم عمل رہے ہیں۔

زیر نظر کتاب "عقیدہ اہل السنۃ والجماعۃ" بھی اسی سلسلے کی ایک اہم کڑی ہے جو کہ عالم اسلام کے عظیم فرزند الشیخ محمد صالح العثیمین رحمہ اللہ کی تصنیف ہے۔ اس میں اسلام کے بنیادی عقائد کو موضوع سخن بنایا گیا ہے۔ اصل کتاب تو عربی زبان میں ہے لیکن اسے ہماری خواہش پر ہمارے فاضل دوست مولانا حبیب الرحمن خلیق صاحب فاضل مدینہ یونیورسٹی (سابق لیکچرار پنجاب یونیورسٹی لاہور، حال استاذ جامعہ سلفیہ فیصل آباد) نے اردو قالب میں ڈھال دیا ہے۔ مولانا محترم ایک تجربہ کار مدرس اور کہنہ مشق مترجم ہیں۔ انہوں نے ترجمہ کرتے وقت تکلف سے کام نہیں لیا بلکہ ہر بات کو صاف اور واضح اسلوب میں بیان کر دیا ہے جس سے ترجمہ میں انتہائی خوبصورتی اور حسن پیدا ہو گیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس ترجمہ کو دیکھ کر اصل کا گمان ہوتا ہے۔

الحمد للہ! مکتبہ محمدیہ کی اس کاوش کو قارئین کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے انتہائی مسرت محسوس کر رہا ہوں اور ساتھ ہی اللہ رب العزت کے حضور دعا گو ہوں کہ وہ ہماری اس کوشش کو شرفِ قبولیت سے نوازے اور ہمیں زیادہ سے زیادہ اسلام کی ترویج و اشاعت کی توفیق دے۔ (آمین)

ہم نے اس کتاب کے ظاہری اور معنوی حسن کو پیش نظر رکھتے ہوئے اعلیٰ کمپیوٹرائزڈ کتابت کے ساتھ ساتھ اسے اچھے کاغذ پر طبع کروایا ہے۔ اس کے باوجود اگر ترجمہ یا طباعت میں کوئی کمی رہ گئی ہو تو احباب اپنے مفید مشوروں سے مستفید فرمائیں، نوازش ہوگی۔

عبد الرحمن عابد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عرضِ مترجم

محترم قارئین کرام! یہ کتاب "عقیدہ اہل السنۃ والجماعۃ" عظیم محقق و سکالر اور مملکت سعودیہ کے شیخ مفتی الشیخ محمد صالح العثیمین رحمہ اللہ کی تالیف کا اردو ترجمہ ہے۔ عقیدہ چونکہ ہر مسلمان کی ایک بنیادی چیز ہے جس کے مطابق وہ اپنے اعمال کو استوار کرتا ہے۔ اعمال جب تک صحیح نظریہ و عقائد کے مطابق نہ ہوں عند اللہ مقبول و ماجور نہیں ہیں۔ اس لیے قرآن کریم میں ایسے لوگوں کے اعمال کو ﴿فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَأَصَابَهُ وَابِلٌ فَتَرَكَهُ صَلْدًا﴾ (البقرہ : 264) سے تشبیہ دی گئی ہے اور صحیح عقیدہ توحید کے حاملین کے اعمال صالح آیت ﴿أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ﴾ (ابراھیم : 24) کے مصداق عند اللہ محفوظ و مامون ہیں۔ جن اساس پر صحیح عقیدہ استوار ہے ان کو ارکانِ ایمان سے تعبیر کیا جاتا ہے جو کہ ایمان باللہ، ایمان بالملائکہ، ایمان بالکتاب، ایمان بالرسل، ایمان بالبعث اور ایمان بالقدر سے موسوم ہیں اور درحقیقت انہی ارکان کی تشریح اس کتاب میں مذکور ہے۔

ترجمہ کرتے وقت کوشش کی گئی ہے کہ اردو زبان سادہ، سلیس اور عام فہم ہو پھر بھی کمال اللہ تعالیٰ کی ذات کو حاصل ہے۔ تعمیری اصلاح کی خاطر اصحابِ علم و فضل کے مفید مشوروں کا منتظر رہوں گا۔

اللہ رب العزت سے دعا گو ہوں کہ وہ مؤلف رحمہ اللہ اور ناشران کو جزائے خیر سے نوازے اور کتاب کو عوام و خواص کے لیے مفید بنائے اور ہماری تمام دینی مساعی کو اپنی بارگاہ میں مقبول فرمائے۔ آمین

فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ فِي الْأُولٰى وَالْآخِرَةِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ

حبیب الرحمٰن خلیق

فیصل 99-33-1

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ مؤلف

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَی الظّٰلِمِیْنَ وَأَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ وَأَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ وَاِمَامُ الْمُتَّقِیْنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ. اَمَّا بَعْدُ:

اللہ تعالی نے اپنے رسول جناب محمد ﷺ کو ہدایت اور سچا دین دے کر مبعوث فرمایا، جن کی شخصیت کل جہانوں کے لیے باعث رحمت، عمل کرنے والوں کے لیے عملی نمونہ اور تمام بندوں کے لیے حجت ہے۔ اللہ رب العزت نے آپ ﷺ کی ذات بابرکت اور آپ پر اتاری گئی کتاب وحکمت (قرآن حکیم اور سنت مطہرہ) کے ذریعے ہر وہ چیز واضح فرمادی ہے جس میں بندوں کی خیر خواہی اور ان کے دینی و دنیاوی امور کی اصلاح ہے۔ جن میں صحیح عقائد درست اعمال، اخلاق فاضلہ اور بہترین آداب شامل ہیں اور رسول اللہ ﷺ جاتے ہوئے اپنی امت کو ایسے روشن اور صاف راستے پر چھوڑ گئے ہیں جس کی راتیں بھی روز روشن کی طرح چمکدار ہیں اب وہی اس سے بھٹکے گا جو بذات خود ہلاکت کا متمنی ہو۔

تو اسی منہج پر آپ ﷺ کی امت کی بزرگ ہستیاں حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعین رحمہم اللہ اور ان کے سچے پیروکار اسی راستہ پر گامزن رہے جنہوں نے اللہ اور رسول ﷺ کے احکام پر لبیک کہا۔ سو وہ پابند شریعت رہے اور سنت مطہرہ کو مضبوطی سے تھامے رکھا، عقائد وعبادات اور اخلاق وآداب میں ان کے متبع رہے۔ چنانچہ یہی وہ صاحب نصیب جماعت ہے جو مسلسل حق پر رہنے والی قرار پائی۔ لوگ ان کا ساتھ چھوڑ کر ان کی مخالفت کرکے ان کو کچھ نقصان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں پہنچا سکیں گے حتیٰ کہ قیامت بپا ہو جائے گی اور وہ اسی سچی اور سیدھی راہ پر گامزن ہوں گے اور الحمد للہ ہم انہی حضرات کے نقش قدم پر چلنے والے ہیں اور ان کے اس طریقہ کو اپنائے ہوئے ہیں جس کی مؤید کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ ہے۔ جہاں تک یہ بات ہم اللہ رب العزت کے حضور شکران نعمت کے طور پر ذکر کر رہے ہیں وہاں ہر صاحب ایمان کو یہ نصیحت کرتے ہیں کہ وہ اس راستے کو لازماً اپنا لے۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ ہمیں اور ہمارے مسلمان بھائیوں کو دنیا و آخرت میں کلمہ توحید پر ثابت قدم رکھے اور اپنی رحمت کو سایہ فگن فرمائے یقیناً اس کی عنایات بے حساب ہیں۔

صحیح عقیدہ توحید کی اہمیت اور اس ضمن میں لوگوں کے منتشر افکار کے پیش نظر میں نے یہ پسند کیا کہ اہل السنۃ والجماعۃ کا وہ عقیدہ جسے ہم اپنائے ہوئے ہیں بالاختصار تحریر کر دوں اور وہ اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں، روزِ قیامت اور تقدیر کی اچھائی و برائی پر ایمان لانا ہے اور بارگاہ الٰہی میں دست بدعا ہوں کہ اس عمل کو صرف اور صرف اپنی رضامندی کے لیے پسند فرمائے اور اپنے بندوں کو اس سے استفادہ کی کماحقہ توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

محمد صالح العثیمین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

سماحۃ الشیخ مفتی المملکۃ / عبداللہ بن عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنْ لَّا نَبِيَّ بَعْدَهٗ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ، اَمَّا بَعْدُ.

میں نے عقیدے کی اس مختصر اور جامع کتاب جسے ہمارے برادر علامہ فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین نے تالیف کیا ہے مکمل سنا، تو میں نے اسے توحید باری تعالیٰ اور اس کے اسماء و صفات، اس کی کتابوں، رسولوں، روز قیامت اور تقدیر کے خیر و شر کی فصول میں اہل السنۃ والجماعۃ کے عقیدہ پر مشتمل ایک عمدہ کتابچہ پایا اور مؤلف رحمہ اللہ نے اسے بڑی جانفشانی اور عمدگی سے مرتب کر کے اسے بے حد مفید بنا دیا ہے اور وہ تمام معلومات جن کی ہر طالب علم اور عام مسلمانوں کو، اللہ تعالیٰ اس کے فرشتوں، کتابوں، رسولوں، روز قیامت اور تقدیر کے خیر و شر پر ایمان لانے سے متعلق ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ ان کو ذکر کر دیا ہے اس کے ساتھ ساتھ اس کتاب میں ایسے بیش قیمت فوائد جمع کر دیے ہیں جو عقائد کی بڑی بڑی کتابوں میں میسر نہیں۔ اللہ رب العزت انہیں جزائے خیر سے نوازے اور ان کے علم و ہدایت میں ترقی فرمائے، یہ کتاب اور ان کی دوسری تالیفات کو فائدہ مند اور نفع بخش بنائے۔ آمین

اللہ کریم سے دعا ہے کہ ہمیں، محترم مؤلف اور دیگر تمام مسلمان بھائیوں کو حق کے ایسے راہنما اور ہدایت یافتہ لوگوں کی صف میں شامل فرمائے جو علی وجہ البصیرت دعوت الی اللہ کا فریضہ سرانجام دیں۔ یقیناً وہ قریب سے سننے والا ہے۔ (آمین)

وَصَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمَ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ

عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز

الرئیس العام (جنرل پریذیڈنٹ)

لادارات البحوث العلمیۃ والافتاء والدعوۃ والارشاد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہلی فصل:

ارکانِ ایمان

ہمارا عقیدہ:

اللہ تعالیٰ کی ذات، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں اور روز قیامت اور تقدیر کی اچھائی اور برائی پر ایمان لانا ہے۔

ایمان باللہ کی تفصیل:

- ہم اللہ تعالیٰ کی ربوبیت پر ایسا ایمان رکھتے ہیں کہ صرف وہی پالنے والا خالق کائنات، بادشاہ اور تمام امور کی تدبیر کرنے والا ہے۔
- اور ہمارا اللہ تعالیٰ کی الوہیت پر ایسا ایمان ہے کہ صرف وہی معبود برحق ہے اور اس کے علاوہ ہر معبود باطل ہے۔
- اور ہمارا اس کے تمام اسماء وصفات میں بھی یہ ایمان ہے کہ بہتر سے بہتر نام اور بلند و کامل صفات صرف اس کے لیے خاص ہیں۔
- اور ہمارا یہ بھی ایمان ہے کہ وہ اپنی توحید ربوبیت والوہیت اور توحید اسماء وصفات میں بے مثال ہے۔

(۱) توحید ربوبیت:

فرمان الٰہی ہے:

﴿رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَ اصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهٖ ؕ هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِيًّا ﴿۶۵﴾﴾ (مریم: 65)

”آسمان وزمین اور جو کچھ ان کے مابین ہے ان سب کا پروردگار ہے تو اسی کی عبادت کرو اور اسی کی عبادت میں پختہ رہو، کیا تمہیں اس کا کوئی ہم نام معلوم ہے؟“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(۲) توحید الوہیت:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۭ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَاۗءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَـــُٔـوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝﴾

(البقرہ: 255)

''اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، وہ زندہ، ہمیشہ قائم رہنے والا ہے۔ اسے نہ اونگھ آتی ہے اور نہ نیند، آسمانوں اور زمینوں میں جو کچھ ہے سب اسی کا ہے، کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے پاس کسی کی سفارش کر سکے۔ جو کچھ لوگوں کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے وہ سب جانتا ہے اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنا وہ چاہے اس کی کرسی کی وسعت نے آسمانوں اور زمین کو گھیر رکھا ہے اور اسے ان کی حفاظت و نگرانی گراں نہیں، وہ تو بڑا بلند اور عظمت والا ہے۔''

(۳) توحید اسماء:

فرمانِ الٰہی ہے:

﴿هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۭ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَاۗءُ الْحُسْنٰى ۭ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝﴾ (الحشر: 22-24)

''اللہ وہی ہے جس کے سوا کوئی (سچا) معبود نہیں، وہی چھپی اور ظاہر ہر چیز کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جاننے والا، نہایت رحم والا مہربان ہے۔ وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہی (حقیقی) بادشاہ (ہر نقص سے) پاک ہے۔ سب عیبوں سے صاف، امن دینے والا، نگہبان، غالب، زور آور اور بڑائی والا، اللہ اس شرک سے پاک ہے جنہیں یہ اس کا شریک بناتے ہیں۔ وہ اللہ ہے پیدا کرنے والا، وجود بخشنے والا، صورتیں بنانے والا، اس کے لیے اچھے سے اچھے نام ہیں۔ آسمانوں وزمین کی ہر چیز اس کی تسبیح بیان کرتی ہے اور وہی غالب حکمت والا ہے۔"

(۴) توحید صفات:

❀ ہمارا ایمان ہے کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ کے لیے ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۚ يَهَبُ لِمَنْ يَشَآءُ إِنَاثًا وَيَهَبُ لِمَن يَشَآءُ الذُّكُورَ ۝ أَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَإِنَاثًا ۖ وَيَجْعَلُ مَن يَشَآءُ عَقِيمًا ۚ إِنَّهُۥ عَلِيمٌ قَدِيرٌ ۝﴾

(الشوریٰ:49، 50).

"وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، جسے چاہتا ہے بیٹیاں اور جسے چاہے بیٹے دیتا ہے، جسے چاہے بیٹے اور بیٹیاں دونوں عطا کرتا ہے اور جسے چاہے بے اولاد رکھتا ہے، یقیناً وہ جاننے والا اور قدرت والا ہے۔"

❀ اور ہمارا اس پر بھی ایمان ہے کہ وہ لاثانی و بے مثال ہے۔

فرمانِ الٰہی ہے:

﴿لَيْسَ كَمِثْلِهِۦ شَىْءٌ ۖ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ۝ لَهُۥ مَقَالِيدُ السَّمَٰوَٰتِ وَالْأَرْضِ ۖ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَآءُ وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّهُۥ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمٌ ۝﴾

(الشوریٰ:11، 12)

"اس جیسی کوئی چیز نہیں اور وہ بڑا سننے والا، دیکھنے والا ہے۔ آسمانوں اور زمین کی کنجیاں اسی کے پاس ہیں جسے چاہتا ہے فراخ رزق دیتا ہے اور جس کے لیے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے۔ یقیناً وہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔"

❀ اور ہمارا ایمان ہے اللہ تعالیٰ تمام مخلوق کا رازق ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿وَ مَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا وَ يَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَ مُسْتَوْدَعَهَا كُلٌّ فِي كِتٰبٍ مُّبِينٍ ﴿۶﴾﴾ (ھود:6)

"زمین میں کوئی جاندار چلنے پھرنے والا نہیں مگر اس کا رزق اللہ کے ذمے ہے اور وہ یہ بھی جانتا ہے جہاں وہ رہتا ہے اور جہاں سونپا جاتا ہے اور یہ سب کچھ روشن کتاب میں (درج) ہے۔"

❀ اور ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے:

﴿وَ عِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ إِلَّا هُوَ ۚ وَ يَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ ۚ وَ مَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ إِلَّا يَعْلَمُهَا وَ لَا حَبَّةٍ فِي ظُلُمٰتِ الْأَرْضِ وَ لَا رَطْبٍ وَّ لَا يَابِسٍ إِلَّا فِي كِتٰبٍ مُّبِينٍ ﴿۵۹﴾﴾ (الانعام:59)

"اور اسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں جنہیں اس کے علاوہ کوئی نہیں جانتا اور اسے خشک و سمندر کی تمام چیزوں کا علم ہے اور کوئی پتا نہیں جھڑتا مگر اس سے واقف ہے اور زمین کی تاریکیوں میں کوئی دانہ اور کوئی خشک و تر ایسی چیز نہیں مگر وہ کتاب روشن میں درج ہے۔"

❀ اور ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ پانچ چیزوں کا علم بھی صرف اسی کو ہے:

﴿إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ ۚ وَ يَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ ۚ وَ مَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ۚ وَ مَا تَدْرِيْ نَفْسٌۢ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوْتُ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ﴿۳۴﴾﴾ (لقمان:34)

"بلاشبہ اللہ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے وہی بارش برساتا ہے اور وہی جانتا ہے جو ماں کے پیٹ میں ہے اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ کل کیا کچھ کرے گا، نہ کسی کو یہ معلوم ہے کہ کس زمین میں مرے گا۔ بلاشبہ وہی جاننے والا اور باخبر ہے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❀ اور ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ جو چاہے، جب چاہے اور جیسے چاہے کلام کرسکتا ہے:

فرمان ربانی ہے:

﴿وَكَلَّمَ اللَّهُ مُوسَىٰ تَكْلِيمًا﴾ (النساء: 164)

''اور اللہ تعالیٰ نے موسیٰ (علیہ السلام) سے کلام کیا۔''

﴿وَلَمَّا جَاءَ مُوسَىٰ لِمِيقَاتِنَا وَكَلَّمَهُ رَبُّهُ﴾ (الاعراف: 143)

''اور موسیٰ (علیہ السلام) ہمارے مقرر کردہ وقت پر (طور پر) آئے اور ان کے پروردگار نے ان سے کلام کیا۔''

﴿وَنَادَيْنَاهُ مِن جَانِبِ الطُّورِ الْأَيْمَنِ وَقَرَّبْنَاهُ نَجِيًّا﴾ (مریم: 52)

''اور ہم نے ان کو طور کی داہنی جانب سے پکارا اور سرگوشی کرنے کے لیے قریب کیا۔''

❀ اور ہمارا یہ بھی عقیدہ ہے کہ: اللہ تعالیٰ کے کلمات کا شمار امر محال ہے:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَن تَنفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا﴾ (الکہف: 109)

''اگر میرے پروردگار کی (علم وحکمت کی) باتیں لکھنے کے لیے سمندر کی سیاہی ہو تو وہ ختم ہو جائے لیکن میرے پروردگار کی باتیں ختم نہ ہوں۔''

﴿وَلَوْ أَنَّمَا فِي الْأَرْضِ مِن شَجَرَةٍ أَقْلَامٌ وَالْبَحْرُ يَمُدُّهُ مِن بَعْدِهِ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمَاتُ اللَّهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ﴾ (لقمان: 27)

''اور اگر زمین میں جتنے درخت ہیں سب قلم بنائے جائیں اور سمندر کا (پانی) سیاہی ہو اس کے بعد سات سمندر (اور) سیاہی بنیں تب بھی اللہ کی باتیں ختم نہ ہوں، بلاشبہ اللہ غالب حکمت والا ہے۔''

❀ اور ہمارا ایمان ہے کہ: اللہ کے کلمات خبروں میں سچائی، احکام میں انصاف اور باتوں

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

میں حسن و جمال کے لحاظ سے تمام کلمات سے کامل ترین ہیں۔

ارشادِ الٰہی ہے:

﴿وَ تَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّ عَدْلًا﴾ (الانعام: 115)

''تیرے رب کی باتیں سچائی اور انصاف کے اعتبار سے پوری ہیں۔''

﴿وَ مَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا﴾ (النساء: 87)

''اور اللہ سے زیادہ کس کی بات سچی ہو سکتی ہے؟''

❀ اور ہمارا اس پر بھی ایمان ہے کہ: قرآن کریم اللہ کا کلام ہے، واقعی اس نے کلام کیا اور جناب جبرائیل علیہ السلام پر القاء کیا۔ پھر جناب جبرائیل علیہ السلام نے اسے نبی کریم ﷺ کے قلب اطہر پر اتارا:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ﴾ (النحل: 102)

''کہہ دیجیے! اس (قرآن) کو روح القدس نے سچائی کے ساتھ تیرے پروردگار کی طرف سے نازل کیا ہے۔''

مزید فرمایا:

﴿وَ اِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ؁ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ؁ عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ؁ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ ؁﴾ (الشعرا: 192، 195)

''اور بلاشبہ یہ (قرآن) رب العالمین کا نازل کردہ ہے، اس کو روح الامین لے کر نازل ہوا ہے (اس نے) تیرے دل پر (القاء کیا) ہے تاکہ تو لوگوں کو ڈرائے اور یہ صاف عربی زبان میں ہے۔''

❀ اور ہمارا یہ بھی عقیدہ ہے کہ اللہ رب العزت بحیثیت اپنی ذات و صفات کے اپنی مخلوق سے بلند ہے:

اس کے اپنے فرمان کے مطابق:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ﴾ (البقرہ: 255)

''وہ بلند و بالا اور عظمت والا ہے۔''

﴿وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ ۭ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ﴾ (الانعام: 18)

''اور وہ اپنے بندوں پر زبردست ہے اور وہ دانا و باخبر ہے۔''

❀ اور ہمارا ایمان ہے کہ:

﴿اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَي الْعَرْشِ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ ۭ﴾ (یونس: 3)

''یقینا تمہارا پروردگار وہ اللہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا، پھر عرش پر مستوی ہوا۔ وہی ہر کام کی تدبیر کرتا ہے۔''

استویٰ علی العرش کا مفہوم:

اللہ تعالیٰ کے عرش پر استواء کا مطلب یہ ہے کہ وہ بذاتہ بلند و بالا ہوا۔ جیسی عظمت و بلندی اس کی شایان شان ہے کائنات میں اس کے سوا اس کی بلندی کی کیفیت سے کوئی واقف نہیں۔

❀ اور ہمارا ایمان ہے کہ:

اللہ تعالیٰ عرش پر ہوتے ہوئے (اپنے علم و قدرت کے اعتبار سے) اپنی مخلوق کے ساتھ ہے۔ ان کے حالات سے واقف، اقوال سنتا، افعال دیکھتا، تمام کائنات کے امور کی تدبیر کرتا ہے، فقیر کو روزی مہیا کرتا اور کمزور کو قوت بخشتا ہے، جسے چاہے بادشاہت دیتا ہے اور جس سے چاہے حکومت چھین لیتا ہے، جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلیل و خوار کرتا ہے۔ ہر قسم کی بھلائی اس کے ہاتھ میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ جس ذات کی یہ شان ہو وہ واقعتاً اپنی مخلوق کے ساتھ ہوتا ہے، خواہ وہ اپنی مخلوق سے بالاتر یقینا عرش پر ہی ہو۔

جیسا کہ فرمان الٰہی ہے:

﴿لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ﴾ (الشوریٰ: 11)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

"کائنات کی کوئی چیز اس جیسی نہیں اور وہ سمیع وبصیر ہے۔"

اہل سنت کی گمراہ فرقوں کے عقائد سے کوئی مماثلت نہیں:

ہم جہمیہ کے فرقہ حلولیہ اس جیسے دوسرے گمراہ فرقوں کی طرح نہیں کہتے کہ اللہ تعالیٰ زمین میں اپنی مخلوق کے ساتھ ہے۔

ہماری رائے میں ایسا کہنے والا کافر یا گمراہ ہے کیونکہ اس نے اللہ تعالیٰ کو ناقص وصف سے متصف کیا ہے جو اس کے شایان شان نہیں۔

❀ اور ہمارا ایمان ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے بارے میں آگاہ فرمایا ہے کہ ہر رات میں ایک تہائی رات باقی رہ جاتی ہے تو وہ آسمان دنیا میں نزول فرما کر کہتا ہے:

"مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ." (متفق علیه)

"کون مجھے پکارتا ہے میں اس کی دعا کو شرف قبولیت بخشوں، کون ہے جو مجھ سے مانگتا ہے میں اس کو عطا کروں، کون مجھ سے معافی مانگتا ہے میں اس کے گناہوں کو بخش دوں۔"

❀ اور ہمارا ایمان ہے کہ: اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اپنے بندوں کے مابین فیصلہ کرنے کے لیے جلوہ افروز ہوں گے:

باری تعالیٰ خود ارشاد فرماتے ہیں:

﴿كَلَّآ إِذَا دُكَّتِ الْأَرْضُ دَكًّا دَكًّا ۝ وَجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ۝ وَجِاىٓءَ يَوْمَئِذٍۭ بِجَهَنَّمَ ۚ يَوْمَئِذٍ يَتَذَكَّرُ الْإِنسَانُ وَأَنَّىٰ لَهُ الذِّكْرَىٰ ۝﴾

(الفجر: 21، 23)

"یقیناً جب زمین کوٹ کوٹ کر پست کر دی جائے گی اور تیرا مالک تشریف لائے گا اور فرشتے قطاریں باندھ کر حاضر ہوں گے اور دوزخ سامنے لائی جائے گی اور اس دن انسان کو سمجھ آئے گی مگر آج اس کو سمجھ سے کیا فائدہ؟"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❀ اور ہمارا ایمان ہے کہ:

﴿فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ﴾ (البروج: 16)

"وہ (اللہ) جو چاہے کر دیتا ہے۔"

اور ہمارا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ارادہ دو قسموں پر مشتمل ہے:

(۱)...... ارادہ کونیہ۔ (۲)...... ارادہ شرعیہ۔

(۱) ارادہ کونیہ:

یہ بہرصورت واقع ہو کر رہتا ہے لیکن یہ لازمی نہیں کہ اس کی مراد اللہ کو پسند بھی ہو۔ کتاب اللہ میں یہ ارادہ مشیت کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا يَنفَعُكُمْ نُصْحِي إِنْ أَرَدتُّ أَنْ أَنصَحَ لَكُمْ إِن كَانَ اللَّهُ يُرِيدُ أَن يُغْوِيَكُمْ ۚ هُوَ رَبُّكُمْ﴾ (ھود: 34)

"(جناب نوح علیہ السلام نے فرمایا) اور میں تمہاری خیر خواہی بھی کرنا چاہوں تو میری نصیحت تم کو کچھ فائدہ نہ دے گی جبکہ اللہ کا ارادہ تم کو گمراہ کرنے کا ہو، وہی تمہارا پروردگار ہے۔"

www.kitabosunnat.com

(۲) ارادہ شرعیہ:

اس کا وقوع پذیر ہونا ضروری نہیں مگر اس کی مراد اللہ تعالیٰ کو محبوب و پسند ہوتی ہے جیسا کہ فرمان الٰہی ہے:

﴿وَاللَّهُ يُرِيدُ أَن يَتُوبَ عَلَيْكُمْ﴾ (النساء: 27)

"اور اللہ تو چاہتا ہے کہ تمہاری توبہ قبول کرے۔"

اللہ تعالیٰ کی کونی یا شرعی مراد اس کی حکمت کے تابع ہے پس اللہ تعالیٰ جو کچھ پیدا کرنے کا فیصلہ فرماتا ہے یا اپنی مخلوق سے شرعاً عبادت کا تقاضا کرتا ہے تو اس میں کوئی نہ کوئی حکمت ضرور پنہاں ہوتی ہے اور وہ کام بالکل اس کی حکمت کے مطابق ہوتا ہے خواہ وہ ہماری سمجھ میں آئے یا ہماری عقلیں اس کے سمجھنے سے قاصر رہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ۠﴾ (التین: 8)

''کیا اللہ تعالیٰ سب حاکموں سے بڑا حاکم نہیں ہے؟''

﴿وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ۠﴾ (المائدہ: 50)

''اور جو لوگ یقین رکھتے ہیں ان کے نزدیک اللہ سے بہتر فیصلہ کرنے والا اور کون ہے؟''

❀ اور ہمارا ایمان ہے کہ: اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء سے محبت کرتا ہے اور وہ بھی اس سے محبت کرتے ہیں:

ارشادِ ربانی ہے:

﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ﴾ (آل عمران: 31)

''(اے نبی ﷺ) کہہ دیجیے! اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا۔''

اور فرمایا:

﴿فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ﴾ (المائدہ: 54)

''(اگر کوئی مرتد ہو جائے) تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگ پیدا کرے گا جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرے گا اور وہ اللہ تعالیٰ سے محبت کریں گے۔''

اور فرمایا:

﴿وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ۝﴾ (آل عمران: 146)

''اور اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے۔''

﴿اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ۝﴾ (الحجرات: 9)

''اور انصاف کرو بلاشبہ اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔''

﴿وَاَحْسِنُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ۝﴾ (البقرہ: 195)

''اور احسان کرو یقیناً اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

❀ اور ہمارا ایمان ہے کہ:

اللہ رب العزت نے جو اعمال و اقوال مشروع قرار دیئے ہیں وہ اس کے ہاں پسندیدہ ہیں اور جن سے روکا ہے وہ اسے ناپسند ہیں جیسا کہ فرمان الٰہی ہے:

﴿إِن تَكْفُرُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنكُمْ ۖ وَلَا يَرْضَىٰ لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۖ وَإِن تَشْكُرُوا يَرْضَهُ لَكُمْ ۗ﴾ (الزمر: 7)

''اور اگر تم ناشکری کرو تو اللہ تعالیٰ تم سے بے نیاز ہے اور وہ اپنے بندوں کے لیے ناشکری پسند نہیں کرتا اور اگر شکر کرو تو وہ تمہارے لیے اسے پسند فرمائے گا۔''

اور فرمایا:

﴿وَلَٰكِن كَرِهَ اللَّهُ انبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ وَقِيلَ اقْعُدُوا مَعَ الْقَاعِدِينَ﴾

(التوبہ: 46)

''اور لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کا اٹھنا (حرکت کرنا) ناپسند کیا اور انہیں روک دیا اور (انہیں) کہہ دیا کہ جہاں (ناتواں) بیٹھنے والے ہیں تم بھی ان کے ساتھ بیٹھے رہو۔''

❀ اور ہمارا ایمان ہے کہ: اللہ رب العزت ان لوگوں سے خوش ہوتا ہے جو ایمان قبول کر لینے کے بعد اعمال صالحہ کرتے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ۚ ذَٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهُ﴾ (البینہ: 8)

''اللہ تعالیٰ ان سے خوش اور وہ اللہ تعالیٰ سے خوش ہوئے یہ (خوشی) اس کے لیے ہے جو اپنے رب سے ڈرتا ہے۔''

❀ اور ہمارا اس پر بھی ایمان ہے کہ: اللہ تعالیٰ کفار وغیرہ سے جو غضب الٰہی کے مستحق ہوں ان پر ناراض اور غصے ہوتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرمان الٰہی ہے:

﴿الظَّآنِّیْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ؕ عَلَیْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ۚ وَ غَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ﴾

(الفتح: 6)

''جو اللہ تعالیٰ کے متعلق برا گمان رکھتے ہیں، برائی کا پھیرا انہیں کے اوپر ہے اور اللہ تعالیٰ کا ان پر غضب ہوا۔''

اور فرمایا:

﴿وَ لٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَیْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ ۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۝۱۰۶﴾ (النحل: 106)

''اور لیکن جس نے دل کھول کر کفر کیا تو ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے اور ان کے لیے عذابِ عظیم ہے۔''

❀ اور ہمارا اس پر ایمان ہے کہ: اللہ رب العزت کا بزرگی و اکرام سے متصف چہرہ مبارک ہے:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَّ یَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَ الْاِكْرَامِ ۝۲۷﴾ (الرحمن: 27)

''اور تیرے رب کا چہرہ جو عزت و بزرگی والا ہے باقی رہنے والا ہے۔''

❀ اور ہمارا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے شایان شان دو ہاتھ ہیں۔

ارشادِ ربانی ہے:

﴿بَلْ یَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ ۙ یُنْفِقُ كَیْفَ یَشَآءُ ؕ﴾ (المائدہ: 64)

''بلکہ اس (اللہ) کے دونوں ہاتھ کشادہ ہیں وہ جس طرح چاہتا ہے خرچ کرتا ہے۔''

مزید ارشاد فرمایا:

﴿وَ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَ الْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَ السَّمٰوٰتُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ﴾ (الزمر: 67)

"اور ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی قدر نہ کی جیسا کہ اس کی قدر کا حق تھا (اور حال تو یہ ہے) کہ قیامت کے دن ساری زمین اس کی مٹھی میں ہوگی اور آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے۔ اس کی ذات ان کے شرک سے پاک اور بلند تر ہے۔"

❀ ہم اس پر بھی ایمان رکھتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ کی دو حقیقی آنکھیں ہیں:

جو کتاب و سنت کے مندرجہ ذیل دلائل سے ثابت ہے۔ فرمان الٰہی ہے:

﴿وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا﴾ (ھود: 37)

"(اے نوح علیہ السلام) ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہمارے حکم سے ایک کشتی بناؤ۔"

اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"حِجَابُهُ النُّورُ لَوْ كَشَفَهُ لَاَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْهِهِ مَا انْتَهَى اِلَيْهِ بَصَرُهُ مِنْ خَلْقِهِ." (رواہ مسلم)

"اس (اللہ) کا پردہ نور ہے، اگر اسے ہٹا دے تو اس کے چہرہ کی تجلیات حد نگاہ تک اس کی مخلوق کو جلا کر خاکستر کر دیں۔"

❀ اہلسنت کا اس پر اجماع ہے کہ:

اللہ تعالیٰ کی دو آنکھیں ہیں جس کی تائید رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان سے بھی ہوتی ہے جو دجال کے متعلق ہے۔

"اِنَّهُ اَعْوَرُ وَاِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ." (متفق علیہ)

"دجال کانا (یعنی ایک آنکھ والا) ہے اور تمہارا رب اس عیب سے پاک ہے۔"

❀ اور ہمارا ایمان ہے کہ:

﴿لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ۡ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ﴾

(الانعام: 103)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''نگاہیں اس کو نہیں پاسکتیں اور وہ نگاہوں کو پاسکتا ہے، وہ نہایت باریک بین، باخبر ہے۔''

❀ ہمارا یہ بھی ایمان ہے کہ: قیامت کے روز ایماندار اپنے پروردگار کے دیدار سے مشرف ہوں گے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ۝ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۝﴾ (القیامة:22،23)

''اس روز کچھ چہرے تروتازہ ہوں گے اور اپنے رب کی طرف دیکھنے والے ہوں گے۔''

❀ اور ہمارا یہ بھی ایمان ہے کہ: اللہ رب العزت بوجہ اپنی تمام صفات کمال کے بے مثال ہے:

فرمان الٰہی ہے:

﴿لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ ۖ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ۝﴾ (الشوریٰ:11)

''کائنات کی کوئی چیز اس جیسی نہیں اور وہ سننے والا دیکھنے والا ہے۔''

❀ اور ہمارا ایمان ہے کہ: وہ اونگھ اور نیند سے مبرا ہے:

ارشاد الٰہی ہے:

﴿لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ﴾ (البقرہ:255)

''اسے اونگھ اور نیند نہیں آتی''

کیونکہ وہ حیات اور قیومت سے بدرجہ اتم متصف ہے۔

❀ اور ہمارا عقیدہ ہے کہ: اللہ رب العزت اپنے کمال انصاف کی بناء پر کسی پر ظلم نہیں کرتا اور اپنی کمال علم ونگرانی کی بنا پر اپنے بندوں کے اعمال سے کبھی بے خبر نہیں ہوتا۔

❀ اور ہمارا یہ بھی عقیدہ ہے کہ: اللہ تعالیٰ کو اس کے علم اور قدرت کاملہ کے سبب آسمانوں اور زمین کی کوئی بھی چیز عاجز نہیں کرسکتی۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

فرمان الٰہی ہے:

﴿اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْـًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ﴾ (یٰس: 82)

”اس کی تو یہ شان ہے کہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو اسے فرما دیتا ہے کہ ہو جا، تو وہ ہو جاتی ہے۔“

نیز اس کی یہ شان بھی ہے کہ اسے اپنی قوت کاملہ کے سبب کبھی تھکاوٹ اور لاچاری لاحق نہیں ہوتی۔

ارشاد ربانی ہے:

﴿وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ۖ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ﴾ (ق: 38)

”اور ہم نے آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے مابین ہے (سب) چھ دن میں پیدا کیا اور ہمیں ذرا بھی تھکن نہ ہوئی۔“

لغوب: عاجزی اور تھکن دونوں کا مفہوم ادا کرتا ہے۔

❀ اور جملہ اسماء و صفات پر ہمارا ایمان ہے جو اللہ رب العزت نے خود اپنی ذات اقدس کے لیے یا اس کے رسول ﷺ نے ثابت فرمائے ہیں لیکن ہم دو اہم غلطیوں تمثیل اور تکییف سے قطعاً بری ہیں۔

تمثیل:...... یہ ہے کہ اپنے دل یا زبان سے یہ کہنا کہ اللہ رب العزت کی صفات بھی مخلوق کی صفات کی مانند ہیں۔

تکییف:...... یہ ہے کہ اپنے دل یا زبان سے یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ کی صفات ایسی اور ایسی ہیں۔

صفاتِ الٰہیہ میں اہلسنت کا مذہب:

اور ہمارا ایمان ہے کہ: ہر وہ صفت جس کی اللہ تعالیٰ نے خود اپنی ذات سے متعلق یا اس کے رسول ﷺ نے بھی نفی کی ہے۔ اس سے منزہ ہے اور وہ نفی ان صفات کمال کو ثابت کرتی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہے جو اس کی ضد ہے، نیز جن صفات سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے سکوت اختیار کیا ہے ہم اس میں خاموشی اختیار کرتے ہیں۔

اور ہمارے نزدیک اسی راہ کو اختیار کرنا از بس ضروری اور واجب ہے کیونکہ جس چیز کو اللہ تعالیٰ نے بذات خود اپنے لیے ثابت فرمایا ہے یا اس کی نفی کی ہے تو یہ اس نے خود اپنے بارے میں خبر دی ہے جو کہ اپنی ذات سے خود زیادہ باخبر ہے اور وہ سچی بات اور عمدہ بیان میں بے مثل ہے اور بندوں کی یہ مجال نہیں کہ اس کے علم کا احاطہ کر سکیں۔

اور جن صفاتِ الٰہیہ کو اس کے رسول ﷺ نے ثابت کیا یا نفی کی ہو تو وہ بھی اللہ ہی کی جانب سے اخبار ہیں۔ کیونکہ آپ ﷺ اپنے پروردگار کے متعلق سب سے زیادہ علم والے ہیں، نیز تمام مخلوق سے سب سے زیادہ خیر خواہ، راست گو اور فصیح اللسان تھے۔

اس سے یہ ثابت ہوا کہ اللہ رب العزت اور رسول مکرم ﷺ کا کلام جب اپنے علم اور صدق و بیان میں کامل ترین ہے تو اس سے انکار یا تردد کے لیے کوئی عذر اور بہانہ باقی نہیں رہ سکتا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسری فصل:

گزشتہ فصل میں جن صفات الٰہیہ کا ہم نے تفصیلی یا اجمالی، نفی یا اثبات میں تذکرہ کیا ہے ہم اس ضمن میں کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ پر اعتماد کرتے ہیں، نیز اس امت کے علماء سلف اور ائمہ عظام کے آثار کو اپنائے ہوئے ہیں۔

اور ہم یہ ضروری و واجب سمجھتے ہیں کہ کتاب وسنت کی نصوص کو ان کے ظاہری مفہوم اور اللہ رب العزت کے شایان شان حقائق پر محمول کیا جائے۔

تین گروہوں سے اظہار براءت

ہم تین گروہوں کے غلط طرز عمل سے اعلان بیزاری کرتے ہیں۔

(۱) اہل تحریف:

وہ جنہوں نے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کی صریح نصوص میں اللہ و رسول کی مراد کے خلاف تبدیل کر کے انہیں اپنی جانب سے غلط معانی پہنانے کی کوشش کی۔

(۲) اہل تعطیل:

وہ لوگ جنہوں نے ان مدلولات کو معطل قرار دے کر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی مراد کے برخلاف انہیں ناکارہ ثابت کیا۔

(۳) اہل غلو:

وہ لوگ ہیں جنہوں نے ان نصوص کو تشبیہ انسانی پر محمول کیا یا ان صفات الٰہیہ کے مدلول کی بتکلف کیفیات بیان کیں۔

کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ میں کوئی تعارض نہیں:

اور ہمیں یقینی علم ہے کہ جو کچھ کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ میں وارد ہوا ہے وہ مبنی برحق ہے اور اس میں کسی قسم کا کوئی تعارض و اختلاف نہیں ہے۔ جیسا کہ فرمان الٰہی ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿ اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ؕ وَ لَوْ کَانَ مِنْ عِنْدِ غَیْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِیْهِ اخْتِلَافًا کَثِیْرًا ﴾ (النساء: 82)

''کیا یہ قرآن میں غور نہیں کرتے اگر یہ اللہ کے سوا کسی دوسرے کا کلام ہوتا تو اس میں بہت سا اختلاف پاتے۔''

یوں بھی خبروں میں باہمی تعارض و اختلاف ہونا ایک حصہ دوسرے حصے کی تکذیب کا باعث ہوتا ہے جبکہ اللہ و رسول ﷺ سے منقول اخبار میں ایسا قطعاً ناممکن ہے۔

اور جو شخص کتاب اللہ یا سنت رسول ﷺ یا دونوں میں تعارض یا اختلاف کا مدعی ہو تو یہ اس کی دلی بے راہ روی اور بدنیتی کی علامت ہے۔ اسے چاہیے کہ اللہ رب العزت کی بارگاہ میں توبہ کرتے ہوئے اپنی کج روی سے نجات حاصل کرے اور جو شخص اس وہم کا شکار ہے کہ کتاب و سنت میں کہیں تعارض ہے تو یہ بات اس کے قلت علم یا اس کے غور و تدبر میں تقصیر کے باعث ہے۔ ایسے شخص کو علمی جستجو کے ساتھ ساتھ مسلسل غور و فکر کرنا چاہیے تاکہ حق اس پر آشکارہ ہو جائے۔ اگر سعی مسلسل کے باوجود حق تک رسائی نہ ہو تو اسے کسی اہل علم کے سپرد کرے اور اپنے توہمات سے رک جائے اور پختہ صاحب علم کی مانند یوں کہے:

﴿ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ کُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ ﴾ (آل عمران: 7)

''ہم اس پر ایمان لائے سب کچھ ہمارے رب کی طرف سے ہے۔''

خوب سمجھ لیجئے! کتاب و سنت میں اور نہ ان دونوں کے مابین کوئی اختلاف و تعارض نہیں ہے۔ (واللہ الموفق)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تیسری فصل:

فرشتوں پر ایمان

❀ ہمارا اللہ تعالیٰ کے فرشتوں پر ایمان ہے کہ:

﴿عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ ۝ لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ ۝﴾

(الانبیاء: 26، 27)

"باعزت بندے ہیں کسی بات میں اللہ پر پیش دستی نہیں کرتے بلکہ اس کے فرمان پر کاربند ہیں۔"

اللہ رب العزت نے انہیں پیدا فرمایا ہے اور وہ ہمہ وقت اس کی عبادت میں مصروف اور اس کے اطاعت گزار ہیں۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَلَا يَسْتَحْسِرُوْنَ ۝ يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ ۝﴾ (الانبیاء: 19، 20)

وہ (فرشتے) اس کی عبادت سے نہ سرکشی کرتے ہیں اور نہ تھکتے ہیں۔ رات دن اس کی تسبیح بیان کرتے رہتے ہیں اور وہ تھکتے نہیں۔"

اللہ کریم نے ان کو ہماری آنکھوں سے اوجھل رکھا ہے، اسی لیے ہم ان کا مشاہدہ نہیں کر سکتے۔ ہاں! بعض اوقات اللہ تعالیٰ اپنے کچھ بندوں کے لیے ظاہر بھی کر دیتا ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے جناب جبرائیل علیہ السلام کو ان کی حقیقی شکل میں دیکھا، ان کے چھ سو پر تھے اور انہوں نے افق کو ڈھانپ رکھا تھا۔ اس طرح جناب جبرائیل علیہ السلام ایک دفعہ سیدہ مریم علیہا السلام کے پاس ایک کامل بشر کی صورت میں آئے تھے تو سیدہ مریم علیہا السلام نے ان سے گفتگو کی اور انہوں نے بھی جواباً کلام کیا۔

ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تشریف فرما تھے کہ جناب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جبرائیل علیہ السلام آپ کے پاس ایک ایسے اجنبی شخص کی شکل میں تشریف لائے تھے جس کا لباس انتہائی سفید اور بال انتہائی سیاہ اور اس پر سفر کے آثار بھی دکھائی نہ دیتے تھے تو وہ نبی کریم ﷺ کے سامنے گھٹنوں سے گھٹنے ملا کر بیٹھ گئے اور ہاتھ آپ ﷺ کی رانوں پر رکھ لیے۔ پھر رسول اللہ ﷺ سے محو گفتگو ہوئے اور آپ ﷺ بھی ان سے مخاطب ہوئے۔ (ان کے جانے کے بعد) آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بتایا کہ یہ جبرائیل علیہ السلام تھے جو تمھیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔

❀ اور ہمارا ایمان ہے کہ: فرشتوں کو کچھ ذمہ داریاں سونپی گئی ہیں، وہ انہیں سرانجام دے رہے ہیں:

چنانچہ جناب جبرائیل علیہ السلام کو حضرات انبیاء رسل علیہم السلام کے لیے جنہیں اللہ چاہے، وحی لے کر نازل ہونے کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔

اور جناب میکائیل علیہ السلام کے ذمہ بارش برسانا اور کھیتی اگانا ہے۔

اور جناب اسرافیل علیہ السلام کے ذمہ قیامت کے موقع پر لوگوں کو بیہوش کرنا اور دوبارہ اٹھانے کے لیے صور پھونکنا ہے۔

اور ملک الموت کے ذمہ وقت مرگ روح قبض کرنا ہے۔

اور ملک الجبال کے ذمہ پہاڑوں سے متعلقہ امور ہیں اور ان میں سے ایک کا نام مالک ہے جو دوزخ کے داروغہ ہیں۔

اور ان میں سے کچھ فرشتے رحم مادر میں بچوں کے جملہ امور پر مقرر ہیں اور بعض بنی آدم کی حفاظت پر مامور ہیں۔

نیز فرشتوں کا ایک گروہ بنی آدم کے اعمال درج کرنے پر متعین ہے۔ ہر شخص پر دو فرشتے مقرر ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿عَنِ الْيَمِيْنِ وَ عَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ ۝ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ۝﴾ (ق: 17، 18)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"ایک دائیں طرف ایک بائیں طرف بیٹھا ہوا ہے (انسان) منہ سے کوئی لفظ نکال نہیں پاتا مگر کہ اس کے پاس نگہبان تیار ہے۔"

فرشتوں کی ایک جماعت میّت سے سوال کرنے پر مقرر ہے۔ جبکہ میّت کو اس کے مقام پر پہنچا دیا جاتا ہے تو اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اس سے اس کے "رب" دین، اور نبی کے متعلق سوال کرتے ہیں (اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ثابت قدم رکھتا ہے۔) جیسا کہ فرمان الٰہی ہے:

﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ فِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَ يُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ ۙ۫ وَ يَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ۟﴾ (ابراھیم: 27)

"اور ایمان والوں کو پکی بات (کلمہ توحید) کے ساتھ دنیا کی زندگی میں بھی مضبوط رکھتا ہے اور آخرت میں بھی (رکھے گا) ہاں! ناانصاف لوگوں کو اللہ تعالیٰ بہکا دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔"

اور بعض فرشتے اہل جنت کے لیے خاص ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ۟ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ۟﴾ (الرعد: 23، 24)

"جنت کے ہر دروازے سے فرشتے ان کے پاس آئیں گے (اور کہیں گے) تم پر سلامتی ہو (یہ جو تم کو ملا) تمہارے صبر کا بدلہ ہے۔ سو آخرت کا گھر کیا خوب ہے۔"

فرشتوں کی جائے عبادت...... البیت المعمور:

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ: آسمان میں "البیت المعمور" ہے جس میں ہر روز ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں اور دوسری روایت کے مطابق اس میں نماز ادا کرتے ہیں اور جو فرشتہ ایک مرتبہ اس میں داخل ہو جاتا ہے اس کے لیے دوسری مرتبہ اس میں جانا ممکن نہیں۔

واللہ المعین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چوتھی فصل:

کتابوں پر ایمان

❀ ہمارا ایمان ہے کہ: اللہ رب العزت نے اپنے رسولوں علیہم السلام پر کتابیں نازل فرمائی ہیں. جو جہاں والوں کے لیے حجت الٰہی اور عمل کرنے والوں کے لیے روشنی کا مینار ہیں اور حضرات انبیاء علیہم السلام ان کتب کے ذریعہ سے لوگوں کو تعلیم حکمت اور تزکیہ نفوس کرتے رہے ہیں۔

❀ اور ہمارا یہ بھی ایمان ہے کہ: اللہ تعالیٰ نے اپنے ہر رسول علیہ السلام کے ساتھ ایک کتاب بھی نازل فرمائی۔

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَیِّنٰتِ وَ اَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْکِتٰبَ وَ الْمِیْزَانَ لِیَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ﴾ (الحدید: 25)

"بلاشبہ ہم نے رسولوں (علیہم السلام) کو کھلی دلیلیں دے کر بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب اور میزان (ترازو) نازل فرمایا تا کہ لوگ عدل پر قائم رہیں۔"

❀ اور ہم ان سب سے مندرجہ ذیل چار کتابوں اور دو صحیفوں کے بارے میں علم رکھتے ہیں:

(ا) تورات:

جسے اللہ رب العزت نے جناب موسیٰ علیہ السلام پر نازل فرمایا اور وہ بنی اسرائیل پر نازل کردہ کتب میں سے بہت عظیم کتاب ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿فِیْهَا هُدًی وَّ نُوْرٌ ۚ یَحْکُمُ بِهَا النَّبِیُّوْنَ الَّذِیْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِیْنَ هَادُوْا وَ الرَّبّٰنِیُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ کِتٰبِ اللّٰهِ وَ کَانُوْا عَلَیْهِ شُهَدَآءَ ۚ﴾

(المائدہ: 44)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''جس میں ہدایت و روشنی ہے۔ یہودیوں میں اسی تورات کے مطابق انبیاء کرام علیہم السلام مشائخ اور علماء فیصلے کرتے تھے کیونکہ انہیں اللہ کی اس کتاب کی حفاظت کا حکم دیا گیا تھا اور وہ اس پر گواہ تھے۔''

(۲) انجیل:

اسے اللہ تعالیٰ نے جناب عیسیٰ علیہ السلام پر نازل فرمایا تھا اور وہ توراۃ کی تصدیق و تکمیل کرنے والی تھی۔ ارشاد الٰہی ہے:

﴿وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ ۙ وَّمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝﴾ (المائدة: 46)

''اور ہم نے اس کو انجیل عطا کی جس میں ہدایت اور روشنی اور وہ اپنے سے پہلے کی کتاب تورات کی تصدیق کرتی تھی اور وہ پرہیز گاروں کے لیے سراسر ہدایت ونصیحت تھی۔''

مزید فرمایا:

﴿وَلِاُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ﴾ (آل عمران: 50)

''اور میں اس لیے آیا ہوں کہ تم پر بعض وہ چیزیں حلال کروں جو تم پر حرام کر دی گئی تھیں۔''

(۳) زبور:

جو اللہ رب العزت نے جناب داؤد علیہ السلام کو عطا فرمائی۔

(۴) صحائف:

جناب ابراہیم اور جناب موسیٰ علیہما السلام پر (صحیفے) نازل فرمائے۔

(۵) قرآن حکیم:

اس عظیم کتاب کو اللہ تعالیٰ نے خاتم الرسل جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا، ارشاد ربانی ہے:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

﴿هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ﴾ (البقرہ: 185)

''جو لوگوں کے لیے باعث ہدایت اور جس میں ہدایت اور حق و باطل میں تمیز کی نشانیاں ہیں۔''

اور فرمایا:

﴿مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ﴾ (المائدۃ: 48)

''جو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے اور ان کی محافظ ہے۔''

قرآن مقدس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے تمام کتب سابقہ کو منسوخ کر دیا اور بیہودہ لوگوں کی بیہودگی اور اہل تحریف کی کج روی کا خیال کرتے ہوئے اس کی حفاظت کا ذمہ خود اٹھایا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحٰفِظُوْنَ ۝﴾ (الحجر: 9)

''ہم نے ہی اس ذکر (قرآن) کو نازل کیا اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔''

اس لیے کہ یہ قرآن قیامت تک کے لیے تمام کائنات پر حجت بن کر باقی رہے گا اور جہاں تک گذشتہ کتب سماویہ کا تعلق ہے تو ایک خاص وقت تک کے لیے ہوا کرتی تھیں بلکہ دوسری کتاب نازل ہونے سے پہلی کو منسوخ کر دیا جاتا اور اس میں رد و بدل کی صراحت بھی کی جاتی تھی۔ چنانچہ ماسوا قرآن کے کوئی کتاب بھی اس سے محفوظ نہ رہی بلکہ ان میں کمی و بیشی اور تغیر و تبدل سب وقوع پذیر ہو چکا تھا۔ قرآن عزیز نے اس کو یوں واضح کیا ہے:

﴿مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ﴾ (النساء: 46)

''یہود میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو کلمات کو اپنے مقامات سے پلٹ دیتے ہیں۔''

اور فرمایا:

﴿فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

يَكْسِبُوْنَ ۝﴾ (البقرۃ:79)

”سو ہلاکت ہے ان لوگوں کے لیے جو اپنے ہاتھوں سے کتاب کو لکھتے ہیں اور پھر کہتے ہیں یہ اللہ کی طرف سے ہے تاکہ اس سے تھوڑا (دنیاوی) فائدہ حاصل کریں۔ پس ان کے لیے یہ ہاتھوں کا لکھا ہوا بھی باعث ہلاکت اور ان کی کمائی بھی تباہی کا سامان ہے۔“

نیز فرمایا:

﴿قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِیْ جَآءَ بِهٖ مُوْسٰى نُوْرًا وَّ هُدًى لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِیْسَ تُبْدُوْنَهَا وَ تُخْفُوْنَ كَثِیْرًا ۚ﴾ (الانعام:91)

”کہہ دیجیے! وہ کتاب کس نے نازل کی ہے جس کو موسیٰ علیہ السلام لائے تھے جو لوگوں کے لیے روشنی اور ہدایت ہے۔ جسے تم نے ان متفرق اوراق میں رکھ چھوڑا ہے جن کو ظاہر کرتے اور بہت سی باتوں کو چھپاتے ہو۔“

﴿وَ اِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِیْقًا یَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَ مَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ ۚ وَ یَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَ مَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَ یَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَ هُمْ یَعْلَمُوْنَ ۝ مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ یُّؤْتِیَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَ الْحُكْمَ وَ النُّبُوَّةَ ثُمَّ یَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّیْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ﴾ (آل عمران:78، 79)

”بلاشبہ ان (اہل کتاب) میں کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو کتاب پڑھتے ہوئے اپنی زبان اس طرح مروڑتے ہیں تاکہ تم اسے کتاب ہی کی عبارت سمجھو حالانکہ وہ کتاب میں سے نہیں اور کہتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں، وہ تو دانستہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولتے ہیں۔ کسی انسان کے یہ لائق نہیں کہ اللہ تعالیٰ اسے کتاب وحکمت اور نبوت دے پھر وہ لوگوں سے کہے کہ تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر میرے بندے بن جاؤ۔“

﴿یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا یُبَیِّنُ لَكُمْ كَثِیْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

الْكِتٰبِ وَ يَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ۬ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾ يَّهْدِيْ
بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ
بِاِذْنِهٖ وَ يَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۶﴾ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ
الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ؕ﴾ (المائدۃ: 15، 17)

"اے اہل کتاب یقیناً تمہارے پاس ہمارا رسول آچکا جو تمہارے سامنے کتاب اللہ کی بہت سی ایسی باتیں ظاہر کر رہا ہے جنہیں تم چھپا رہے تھے اور بہت سی باتوں سے درگزر کرتا ہے۔ تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور اور واضح کتاب آچکی ہے۔ جس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ انہیں جو اس کی رضا کے طلبگار ہوں سلامتی کی راہیں بتلاتا ہے اور اپنی توفیق سے اندھیروں سے نکال کر نور کی طرف لاتا ہے اور راہ راست کی طرف ان کی رہبری کرتا ہے یقیناً وہ لوگ کافر ہو گئے جنھوں نے کہا کہ عیسیٰ بن مریم ہی اللہ ہے۔"

(واللہ المستعان)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پانچویں فصل:

رسولوں علیہم السلام پر ایمان

❀ ہمارا ایمان ہے کہ: اللہ رب العزت نے اپنی مخلوق کی جانب انبیاء کرام علیہم السلام کو مبعوث فرمایا:

ان سے متعلق ارشاد ربانی ہے:

﴿رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَ مُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا﴾ (النساء: 165)

"یہ سب رسول (نیکوں کو) خوشخبری سنانے والے اور (بدکاروں کو) ڈرانے والے تھے۔ اس لیے بھیجے کہ رسولوں (علیہم السلام) کے آجانے کے بعد لوگوں کے لیے کوئی عذر باقی نہ رہے اور اللہ زبردست حکمت والا ہے۔"

❀ اور ہمارا ایمان ہے کہ ان میں سے پہلے جناب نوح علیہ السلام اور آخری جناب محمد ﷺ ہیں:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّاۤ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ كَمَاۤ اَوْحَيْنَاۤ اِلٰى نُوْحٍ وَّ النَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ﴾

(النساء: 163)

"(اے نبی ﷺ) ہم نے آپ کی طرف اسی طرح وحی بھیجی جیسا کہ نوح علیہ السلام اور ان کے بعد دوسرے انبیاء (علیہم السلام) کی طرف بھیجی تھی۔"

اور فرمایا:

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ﴾

(الاحزاب: 40)

"محمد (ﷺ) تم میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں بلکہ وہ اللہ کے رسول اور خاتم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

النبیین (ﷺ) ہیں۔"

انبیاء کرام علیہم السلام بحیثیت مراتب:

تمام انبیاء کرام علیہم السلام میں سے اولوا العزم انبیاء کرام علیہم السلام جن میں سے جناب محمد ﷺ سب سے افضل ہیں پھر علی الترتیب:

جناب ابراہیم علیہ السلام۔

جناب موسیٰ علیہ السلام۔

جناب نوح علیہ السلام۔

جناب عیسیٰ علیہ السلام کا رتبہ و مقام ہے اور انہی پانچ حضرات کا تذکرہ بطور خاص اس آیت کریمہ میں منقول ہے:

﴿وَ اِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَ مِنْكَ وَ مِنْ نُّوْحٍ وَّ اِبْرٰهِيْمَ وَ مُوْسٰى وَ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۪ وَ اَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۙ﴾ (الاحزاب: 7)

"جب ہم نے انبیاء (علیہم السلام) سے عہد لیا اور (خاص کر) تم سے بھی اور نوح ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ بن مریم (علیہم السلام) سے پختہ اقرار لیا تھا۔"

❀ اور ہمارا عقیدہ ہے کہ: جناب محمد ﷺ کی شریعت ان تمام اولوا العزم انبیاء کرام علیہم السلام کے مجموعی فضائل کو اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے ہے جس کی صراحت اس فرمان باری تعالیٰ میں ہے:

﴿شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّ الَّذِيْۤ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ وَ مَا وَصَّيْنَا بِهٖۤ اِبْرٰهِيْمَ وَ مُوْسٰى وَ عِيْسٰۤى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَ لَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ؕ﴾

(الشوریٰ: 13)

"اس اللہ نے تمہارے لیے وہ دین مقرر کیا جس پر چلنے کا حکم اس نے نوح کو دیا اور جس کی وحی (اے محمد ﷺ) آپ کی طرف بھیجی اور جس دین کا ہم نے جناب ابراہیم، جناب موسیٰ اور جناب عیسیٰ (علیہم السلام) کو حکم دیا کہ دین کو قائم رکھو اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس میں پھوٹ نہ ڈالو۔"

❀ اور ہمارا ایمان ہے کہ: تمام انبیاء ورسل علیہم السلام بشر اور مخلوق ہیں۔ ان میں ربوبیت کی صفات میں سے کوئی صفت بھی نہ پائی جاتی تھی:

اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے رسول جناب نوح علیہ السلام کا قول نقل فرمایا ہے:

﴿وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآىِٕنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ اِنِّيْ مَلَكٌ﴾

(هود:31)

"میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کے خزانے ہیں اور نہ ہی میں غیب دان ہوں اور نہ ہی میں تمہیں یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔"

اور خاتم الرسل جناب محمد ﷺ کو حکم فرمایا کہ آپ بھی ان سے کہہ دیں:

﴿قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآىِٕنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ﴾ (الانعام:50)

"میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کے خزانے ہیں اور نہ ہی میں عالم الغیب ہوں اور نہ ہی تمہیں یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔"

نیز حکم دیا کہ یہ بھی فرمادیں:

﴿لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ﴾ (الاعراف:188)

"میں اپنی ذات کے نفع ونقصان کا مالک نہیں مگر جو اللہ تعالیٰ چاہے۔"

﴿اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ۝ قُلْ اِنِّيْ لَنْ يُّجِيْرَنِيْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ۝﴾ (الجن:21،22)

"بلاشبہ میں تمہارے کسی نفع ونقصان کا اختیار نہیں رکھتا، کہہ دیجیے! مجھے اللہ کے عذاب سے کوئی نہیں بچا سکتا اور اس کے سوا مجھے کہیں جائے پناہ نہیں مل سکتی۔"

انبیاء کرام علیہم السلام اللہ تعالیٰ کے معزز بندے اور رسول ہیں:

❀ اور ہمارا ایمان ہے کہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام اللہ کے بندے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسالت سے مشرف فرمایا اور ان کی مدح میں عبدیت کا بلند ترین مقام بیان فرمایا۔

چنانچہ پہلے رسول جناب نوح علیہ السلام کی بابت ارشاد فرمایا:

﴿ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ ۚ إِنَّهُ كَانَ عَبْدًا شَكُورًا﴾ (الاسراء:3)

''اے ان لوگوں کی اولاد! جنہیں ہم نے نوح علیہ السلام کے ساتھ رسوا کر دیا تھا وہ ہمارا بڑا ہی شکر گزار بندہ تھا۔''

اور ہمارے آخر الزمان نبی جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرمایا:

﴿تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَىٰ عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا﴾

(الفرقان:1)

''وہ اللہ بہت بابرکت ہے جس نے اپنے بندے پر قرآن اتارا تاکہ وہ تمام جہاں والوں کو ڈرائے۔''

نیز دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کے بارے میں فرمایا:

﴿وَاذْكُرْ عِبَادَنَا إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ أُولِي الْأَيْدِي وَالْأَبْصَارِ﴾

(ص:45)

''اور ہمارے بندوں ابراہیم، اسحٰق اور یعقوب کا ذکر کرو جو صاحب قوت اور صاحب بصارت تھے۔''

﴿وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوُودَ ذَا الْأَيْدِ ۖ إِنَّهُ أَوَّابٌ﴾ (ص:17)

''اور ہمارے بندے داؤد (علیہ السلام) کو یاد کرو جو بڑا صاحب قوت تھا بے شک وہ بہت رجوع کرنے والا تھا۔''

نیز جناب عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے متعلق فرمایا:

﴿إِنْ هُوَ إِلَّا عَبْدٌ أَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنَاهُ مَثَلًا لِّبَنِي إِسْرَائِيلَ﴾

(الزخرف:59)

''وہ تو ہمارا ایک بندہ تھا جس پر ہم نے انعام کیا اور بنی اسرائیل کے لیے اپنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قدرت کا نمونہ قرار دیا۔"

❀ اور ہمارا ایمان ہے کہ: اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی رسالت کے ساتھ ہی سلسلہ نبوت ختم فرمادیا اور آپ ﷺ کو تمام انسانوں کے لیے رسول بنا کر مبعوث فرمایا: ارشاد ربانی ہے:

﴿قُلْ يَاأَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ ۖ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الَّذِي يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَكَلِمَاتِهِ وَاتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ﴾ (الاعراف: 158)

"کہہ دیجیے! اے لوگو! بلا شبہ میں تم سب کی طرف اللہ کا (بھیجا) ہوا رسول ہوں جس کے لیے تمام آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی زندگی بخشتا ہے اور وہی موت دیتا ہے۔ سو اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول امی ﷺ پر جو اللہ اور اس کے کلام پر (خود ہی) ایمان رکھتا ہے اس کی پیروی کرو تاکہ تم ہدایت حاصل کرو۔"

اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ دین اسلام ہے:

❀ اور ہمارا ایمان ہے کہ شریعت محمدیہ (علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) ہی وہ دین اسلام ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے پسند فرمایا ہے اور اللہ رب العزت کو اس کے سوا کوئی دوسرا مذہب قبول نہیں۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ﴾ (آل عمران: 19)

"بے شک اسلام ہی اللہ کے نزدیک دین حق ہے۔"

اور فرمایا:

﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا﴾ (المائدۃ: 3)

"آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پوری کردی اور اسلام کو تمہارے لیے بطور دین پسند کیا۔“

﴿ وَ مَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَ هُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ ﴾ (آل عمران: 85)

”اور جو شخص اسلام کے سوا کوئی اور دین تلاش کرے وہ اس سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔“

❀ اور ہمارا ایمان ہے کہ: اب کوئی مسلمان دین اسلام کو ترک کر کے کسی اور دین مثلاً یہودیت یا عیسائیت وغیرہ کو اپنا دین تصور کرتا ہے تو وہ کافر ہے، اسے توبہ کی تلقین کی جائے گی اگر وہ توبہ کر لے تو بہتر! بصورت دیگر اسے مرتد تصور کرتے ہوئے قتل کر دیا جائے گا کیونکہ اس نے قرآن کو جھٹلا دیا ہے۔

کسی ایک نبی کا منکر تمام انبیاء (علیہم السلام) کا منکر ہے:

❀ اور ہمارا عقیدہ ہے کہ جس نے نبی کریم ﷺ کی رسالت کو تمام انسانیت کی جانب ہونے سے انکار کیا تو اس نے تمام انبیاء علیہم السلام کے ساتھ کفر کیا۔ حتیٰ کہ وہ اس نبی کا بھی منکر ٹھہرا جس پر ایمان واتباع کا دعوے دار ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿ كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوْحِ ۟ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ ﴾ (الشعراء: 105)

”قوم نوح نے بھی رسولوں (علیہم السلام) کی تکذیب کی۔“

اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں جناب نوح علیہ السلام کے جھٹلانے والوں کو تمام رسولوں علیہم السلام کے جھٹلانے والے فرمایا ہے حالانکہ جناب نوح علیہ السلام سے قبل کوئی رسول نہیں بھیجا گیا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ وَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ وَ يَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّ نَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ وَّ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۝ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ وَ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝ ﴾

(النساء: 150، 151)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

"بلاشبہ جو لوگ اللہ کے ساتھ اور اس کے رسولوں (علیہم السلام) کے ساتھ کفر کرتے ہیں اور جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسولوں (علیہم السلام) کے درمیان فرق کریں اور جو لوگ کہتے ہیں کہ بعض نبیوں (علیہم السلام) پر تو ہمارا ایمان ہے اور بعض پر نہیں اور چاہتے ہیں کہ ایمان وکفر کے درمیان کوئی راہ نکالیں۔ یہی لوگ حقیقت میں کافر ہیں اور ان کفار کے لیے ہم نے رسوا کن عذاب تیار کر رکھا ہے۔"

مدعی نبوت اور اس کی تصدیق کرنے والا دونوں کافر ہیں:

اور ہمارا عقیدہ ہے کہ: جناب محمد ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور جو کوئی آپ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے یا کسی مدعی نبوت کی تصدیق کرے تو وہ کافر ہے۔ اس لیے کہ اس نے اللہ تعالیٰ، اس کے رسول اور اجماع امت کی تکذیب کی ہے۔

خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم برحق ہیں:

اور ہمارا ایمان ہے کہ: نبی اکرم ﷺ کے چاروں خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم برحق ہیں جو آپ کے بعد آپ ﷺ کی امت میں علم، تبلیغ دین اور ایمانداروں میں، ولایت میں آپ ﷺ کے خلیفہ و جانشین ہیں اور بلاشبہ ان میں افضل ترین اور خلافت کے پہلے حقدار سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے۔ پھر بالترتیب سیّدنا عمر بن خطاب، سیّدنا عثمان بن عفان اور سیّدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم کا منصب ومقام ہے۔

اللہ رب العزت کی شان کے یہ خلاف ہے...... کیونکہ اس کا کوئی کام بھی انتہائی حکمت سے خالی نہیں ہوتا...... کہ زمانہ خیر القرون میں خلافت کی زیادہ حقدار شخصیت کے ہوتے ہوئے کسی اور کو مسلمانوں پر خلیفہ مقرر کردے۔ یہ ناممکن ومحال ہے۔

اور ہمارا یہ بھی عقیدہ ہے کہ: خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کی ترتیب کے لحاظ سے کسی مابعد خلیفہ میں بعض ایسی خصوصیات ہونے کا امکان ہے جن سے وہ اپنے سے افضل پر فائق ہو لیکن اس سے یہ بات قطعی نہیں سمجھی جاسکتی کہ وہ اپنے سے افضل خلیفہ پر مطلقاً شرف کا مستحق ہو اس لیے کہ اسباب فضل متعدد الانواع ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امت محمدیہ خیر الامم ہے:

❀ اور ہمارا یہ بھی ایمان ہے کہ: یہ امت (اخیرہ) تمام امتوں سے بہتر اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک عزت واکرام میں نہایت اعلیٰ درجے پر فائق ہے۔

فرمان الٰہی ہے:

﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ﴾ (آل عمران: 110)

"(تم اے مسلمانو!) بہترین امت ہو جو لوگوں کے لیے پیدا کی گئی ہو۔ لوگوں کو نیکی کا حکم کرتے ہو اور برائی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔"

❀ اور ہمارا یہ بھی عقیدہ ہے کہ: اس امت میں سے افضل ترین درجہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، پھر تابعین عظام رحمہم اللہ اور پھر تبع تابعین کرام رحمہم اللہ کا ہے۔ علاوہ ازیں اس امت میں ایک جماعت ہمیشہ حق پر قائم رہے گی، ان کا کوئی مخالف یا ان کی اہانت کرنے والا ان کا کچھ بگاڑ نہ سکے۔ تا آنکہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ آ جائے گا۔ (یعنی قیامت)

صحابہ رضی اللہ عنہم کے زمانہ میں فتنوں کا ظہور مبنی بر اجتہادی تاویل تھا:

❀ اور ہمارا ایمان ہے کہ: حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مابین جن فتنوں کا ظہور ہوا وہ اجتہادی تاویل کی بنا پر رونما ہوا تو جن کا اجتہاد درست تھا۔ ان کے لیے دو اجر ہیں اور جن سے اجتہادی غلطی سرزد ہوئی وہ ایک اجر کے مستحق ہیں اور ان کی خطا بھی معاف کردی گئی ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ناپسندیدہ باتوں سے اجتناب لازمی ہے:

❀ اور ہمارا ایمان ہے کہ: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ناپسندیدہ باتوں سے مکمل اجتناب کرنا لازمی ہے بلکہ ان کی شایان شان صرف وہ مدح کی جائے جس کے وہ مستحق ہیں اور ان میں سے کسی کے متعلق بھی دل میں کینہ وحسد قطعاً نہ رکھیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿لَا یَسْتَوِیْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَ قٰتَلَ ؕ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِیْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَ قٰتَلُوْا ؕ وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰی ؕ﴾

(الحدید: 10)

"تم میں سے جس شخص نے فتح مکہ سے پہلے خرچ کیا اور جہاد کیا وہ اس کے برابر نہیں جس نے (یہ) بعد میں کیا۔ یہ لوگ درجہ میں ان لوگوں سے بڑھ کر ہیں جنہوں نے اس کے بعد مال خرچ کیا اور شریک جہاد ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے ہر ایک سے حسن سلوک کا وعدہ کر رکھا ہے۔"

اور اللہ تعالیٰ نے ہمارے متعلق بھی ارشاد فرمایا ہے:

﴿وَ الَّذِیْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَ لَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ۠﴾ (الحشر: 10)

"اور جو ان (پہلوں) کے بعد آئے کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو جنہوں نے ایمان لانے میں سبقت کی بخش دے اور ہمارے دلوں میں مومنوں کی طرف سے دل میں کوئی کینہ نہ رہنے دے۔ اے ہمارے رب! تو بڑی شفقت والا مہربان ہے۔"

(واللہ المستعان)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چھٹی فصل:

قیامت کے دن پر ایمان

❁ ہمارا آخرت کے دن پر ایمان ہے اور وہی روز قیامت ہے جس کے بعد کوئی دن ایسا نہیں جس میں اللہ تعالیٰ دوبارہ بندوں کو زندہ اٹھائے گا پھر یا تو ہمیشہ نعمتوں کے گھر جنت میں رہیں گے یا پھر دردناک عذاب کے گھر جہنم میں۔

❁ اور ہمارا یوم البعث پر بھی ایمان ہے اور وہ جبکہ جناب اسرافیل علیہ السلام صور میں دوبارہ پھونکیں گے تو اللہ تعالیٰ سب مردوں کو پھر سے زندہ فرمالے گا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ ۖ ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرٰى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ ۝ ﴾ (الزمر: 68)

"اور صور پھونک دیا جائے گا۔ پس آسمانوں اور زمین والے سب بے ہوش ہو کر گر پڑیں گے مگر جسے اللہ تعالیٰ چاہے پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو وہ ایک دم کھڑے ہو کر دیکھنے لگ جائیں گے۔"

تمام لوگ اپنی اپنی قبروں سے اٹھ کر ننگے پاؤں، ننگے جسم اور بغیر ختنوں کے رب العالمین کی جانب جا رہے ہوں گے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ ۚ وَعْدًا عَلَيْنَا ۚ إِنَّا كُنَّا فٰعِلِينَ ۝ ﴾

(الانبیاء: 104)

"جیسے ہم نے پہلی دفعہ پیدا کیا اسی طرح دوبارہ کریں گے، یہ ہمارے ذمہ وعدہ ہے اور اسے ہم ضرور کر کے (ہی) رہیں گے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اعمال ناموں کی تقسیم:

❀ اور ہمارا عقیدہ ہے کہ: اعمال نامے دائیں ہاتھ میں یا پھر بجانب پشت بائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے۔

فرمان الٰہی ہے:

﴿فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖۙ۝ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًاۙ۝ وَّ يَنْقَلِبُ اِلٰۤى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًاؕ۝ وَ اَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖۙ۝ فَسَوْفَ يَدْعُوْا ثُبُوْرًاۙ۝ وَّ يَصْلٰى سَعِيْرًاؕ۝﴾ (الانشقاق: 7 _ 12)

”تو جس شخص کا اعمال نامہ اس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا۔ اس کا حساب آسان لیا جائے گا۔ اور وہ اپنے گھر والوں کی جانب خوش ہوکر لوٹے گا۔ اور جس کا اعمال نامہ اس کی پشت کی طرف سے دیا جائے گا۔ تو وہ ہلاکت کو پکارے گا۔ اور بھڑکتی ہوئی آگ میں داخل ہوگا۔“

مزید فرمایا:

﴿وَ كُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓىِٕرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ١ؕ وَ نُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا۝ اِقْرَاْ كِتٰبَكَ١ؕ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًاؕ۝﴾

(الاسراء: 13، 14)

”اور ہم نے ہر انسان کی قسمت (بھلائی، برائی) اس کی گردن میں لٹکا دی ہے اور روز قیامت ہم اس کو ایک کتاب نکال کر دکھائیں گے جس کو وہ کھلی ہوئی پائے گا (کہا جائے گا) لو! خود ہی اپنی کتاب پڑھ لو، آج تو خود اپنا حساب لینے کے لیے کافی ہے۔“

میزان سے اعمال کا وزن کیا جانا:

❀ اور ہمارا یہ بھی عقیدہ ہے کہ: قیامت کے دن ترازو سے اعمال کا وزن کیا جائے گا اور کسی سے ذرہ برابر ظلم و زیادتی نہ ہوگی:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ارشاد ربانی ہے:

﴿فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ۝ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ۝﴾

(الزلزال: 8،7)

''پس جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا، اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا۔''

﴿فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ فِي جَهَنَّمَ خَالِدُونَ ۝ تَلْفَحُ وُجُوهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيهَا كَالِحُونَ ۝﴾ (المؤمنون: 102، 104)

''تو جن کے (نیکیوں) کے پلڑے بھاری ہو گئے تو وہی لوگ نجات پانے والے ہوں گے اور جن کے (نیکیوں) کے بوجھ ہلکے ہوں گے تو یہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنا نقصان خود کرلیا وہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔ ان کے چہروں کو آگ جھلس رہی ہوگی اور وہ وہاں بدشکل بنے ہوئے ہوں گے۔''

﴿مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا ۖ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَىٰ إِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۝﴾ (الانعام: 160)

''جو شخص قیامت کے دن ایک نیکی لے کر آئے گا اس کو دس ویسی ہی نیکیوں کا اجر ملے گا اور جو کوئی ایک برائی لائے گا اس کو اتنی ہی (ایک ہی برائی کی) سزا ملے گی اور کسی پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔''

آپ ﷺ کے لیے شفاعت عظمیٰ کا اعزاز:

اور ہمارا اس شفاعت عظمیٰ پر بھی ایمان ہے جس کا اعزاز صرف رسول اکرم ﷺ کو حاصل ہے جبکہ لوگ ناقابل برداشت کرب کے عالم میں سب سے پہلے جناب آدم، جناب نوح، جناب ابراہیم، جناب موسیٰ، جناب عیسیٰ علیہم السلام اور آخرکار ہمارے نبی جناب محمد ﷺ کے پاس جائیں گے تب آپ ﷺ بندوں کے مابین فیصلہ کی خاطر اللہ رب العزت سے سفارش

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

فرمائیں گے۔

اور ہمارا یہ بھی عقیدہ ہے کہ: جو مومن گنہگار جہنم میں ہوں گے ان کو نکالنے کے لیے بھی سفارش ہوگی جس کا شرف نبی اکرم ﷺ کے علاوہ دوسرے انبیاء کرام علیہم السلام، مومنین اور فرشتوں کو بھی حاصل ہوگا۔ نیز اللہ رب العزت اہل ایمان کی بعض جماعتوں کو محض اپنے فضل وکرم سے دوزخ سے نکال لے گا۔

آپ ﷺ کے لیے ایک دوسرا اعزاز...... حوض کوثر:

اور ہمارا آپ ﷺ کے حوضِ کوثر پر بھی ایمان ہے۔ جس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا اور کستوری سے بڑھ کر خوشبودار ہوگا۔ اس کی لمبائی، چوڑائی، ایک ایک ماہ کی مسافت کے برابر ہوگی اور اس کے آبخورے چمک دمک اور کثرت تعداد میں آسمان کے ستاروں کی مانند ہوں گے۔ آپ ﷺ کی امت کے مومن اس سے نوش جان کریں گے۔ جس نے ایک مرتبہ پی لیا پھر وہ کبھی تشنہ لب نہ ہوگا۔

جہنم کے اوپر پل صراط کا نصب کیا جانا:

اور ہمارا جہنم کے اوپر رکھی گئی پل صراط پر بھی ایمان ہے جسے لوگ اپنے حسب اعمال عبور کریں گے۔ اول درجہ کے لوگ برق رفتاری سے پھر حسب مراتب بعض ہوا کی مانند، بعض پرندوں کی طرح اور بعض دوڑتے ہوئے گزر جائیں گے اور آپ ﷺ وہاں کھڑے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ دعا فرما رہے ہوں گے:

"يَا رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ." (متفق علیه)

''اے میرے پروردگار! سلامت رکھ سلامت رکھ۔''

تاآنکہ کچھ لوگوں کے اعمال گزرنے کے لیے ناکافی ہوں گے تو وہ پیٹ کے بل رینگتے ہوئے گزریں گے اور پل صراط کے دونوں جانب کنڈیاں لٹکی ہوئی ہوں گی۔ جن لوگوں کے متعلق انہیں پکڑنے کا حکم ہوگا، پکڑ لیں گی۔ کئی تو ان کی خراشوں سے زخمی ہوکر گزر جائیں گے جبکہ کچھ دوسرے جہنم میں گر جائیں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❀ اور ہمارا ان تمام ہولناک واقعات اور خبروں پر جو روز قیامت رونما ہوں گے ایمان ہے جن کی تفصیلات کتاب وسنت میں وارد ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری ان میں اعانت فرمائے۔

❀ اور ہمارا عقیدہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ کو ایک اور شرف حاصل ہوگا۔ وہ یہ کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام جنت میں داخلہ کے لیے اہل جنت کی سفارش فرمائیں گے۔

جنت و دوزخ دونوں برحق ہیں:

❀ ہمارا جنت و دوزخ پر بھی ایمان ہے۔ جنت نعمتوں کا گھر ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن اور پرہیزگار بندوں کے لیے تیار فرمایا ہے۔ اس میں ایسی ایسی نعمتیں ہیں جو کسی آنکھ نے کبھی دیکھی نہیں، کسی کان نے سنا تک نہیں اور نہ ہی کسی انسان کے دل میں ان کا تصور آیا ہے۔

ارشاد الٰہی ہے:

﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝﴾

(السجدۃ: 17)

"کوئی نفس نہیں جانتا جو کچھ ہم نے ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک چھپا کر رکھی ہے۔ یہ ان اعمال کا بدلہ ہے جو وہ کرتے تھے۔"

اور دوزخ عذاب کا گھر ہے جسے اللہ تعالیٰ نے کفار اور ظالموں کے لیے تیار کر رکھا ہے۔ جس میں ایسے عبرتناک عذاب اور سزائیں ہیں (کہ الامان والحفیظ) جن کے متعلق کسی دل نے سوچا تک نہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا ۙ اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ۭ وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ ۭ بِئْسَ الشَّرَابُ ۭ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا ۝﴾

(الکہف: 29)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''ہم نے وہ آگ تیار کر رکھی ہے جس کی قناتیں انہیں گھیر لیں گی۔ اگر فریاد چاہیں گے تو ان کی فریاد رسی اس پانی سے کی جائے گی، جو تلچھٹ جیسا ہوگا جو چہرے بھون دے گا۔ بڑا ہی برا پانی ہے اور بڑی بری آرام گاہ (دوزخ) ہے۔''

اور وہ دونوں اب بھی موجود ہیں۔ ہمیشہ رہیں گی اور کبھی فنا نہ ہوں گی۔ فرمان الٰہی ہے:

﴿وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا﴾ (الطلاق:11)

''اور جو شخص اللہ پر ایمان لائے اور نیک عمل کرے اللہ تعالیٰ اسے ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جس کے نیچے نہریں جاری ہیں، جن میں یہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا رزق کیا خوب بنایا ہے۔''

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْكٰفِرِيْنَ وَاَعَدَّ لَهُمْ سَعِيْرًا ۙ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۚ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۚ يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا﴾ (الاحزاب: 64،66)

''یقیناً اللہ تعالیٰ نے کافروں پر لعنت کی ہے اور ان کے لیے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔ جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور کوئی حامی و مددگار نہ پائیں گے۔ جس دن ان کے چہرے (کباب کی طرح) آگ میں پلٹائے جائیں گے۔ (اس وقت) کہیں گے۔ کاش! ہم اللہ تعالیٰ اور رسول (علیہ السلام) کی اطاعت کرتے۔''

اہل جنت کون ہیں؟

اور ہم ہر اس شخص کے لیے جنتی ہونے کی گواہی دیتے ہیں جسے کتاب وسنت نے نامزد کر دیا ہو اس کے اوصاف ذکر کر کے جنت کی شہادت دی ہو۔ جن کو نامزد کیا ان میں سیّدنا ابوبکر صدیق، سیّدنا عمر، سیّدنا عثمان اور سیّدنا علی رضی اللہ عنہم ہیں۔ ان کے علاوہ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عشرہ مبشرہ بھی ہیں جنہیں نبی اکرم ﷺ نے جنت کی بشارت دی ہے۔ نیز باعتبار اوصاف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ہر متقی و مؤمن کے لیے جنت کی شہادت ہے۔

اہل النار کون ہیں؟

اسی طرح ہم اس شخص کے لیے جہنمی ہونے کی گواہی دیتے ہیں جسے کتاب وسنت نے نامزد کردیا ہو یا اس کے اوصاف ذکر کر کے اسے جہنم کی شہادت دے دی ہو۔ چنانچہ ابولہب اور عمرو بن لحی اور اسی طرز کے دوسرے لوگ جن کا نام لے کر جہنمی کہا گیا ہے۔ نیز اوصاف کے لحاظ سے ہر کافر مشرک اور منافق کے لیے دوزخ کی شہادت ہے۔

❀ اور ہمارا عقیدہ ہے کہ: قبر ایک مقام آزمائش ہے جس میں میت سے اس کے رب، دین اور نبی کے متعلق سوالات ہوں گے۔ جہاں:

﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ فِي الْاٰخِرَةِ﴾

(ابراھیم: 27)

"اللہ تعالیٰ ایمانداروں کو پکی بات (کلمہ توحید) پر دنیا کی زندگی میں مضبوط رکھتا ہے اور آخرت میں بھی (رکھے گا)۔"

تو مومن رَبِّيَ اللّٰهُ (میرا رب اللہ ہے) دِيْنِيَ الْاِسْلَامُ (میرا دین اسلام ہے) اور نَبِيِّيْ مُحَمَّدٌ (میرے نبی محمد ﷺ ہیں) کہے گا۔

البتہ کافر اور منافق "لَا اَدْرِيْ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ شَيْئًا فَقُلْتُهُ" مجھے نہیں معلوم جیسے لوگوں کو کہتے سنتا تھا کہہ دیا کرتا تھا۔ سے جواب دے گا۔

قبر میں مومنوں کو نعمتوں کا نصیب ہونا اور ظالموں و کفار کا عذاب سے دوچار ہونا:

❀ اور ہمارا عقیدہ ہے کہ اہل ایمان کو قبر میں نعمتیں نصیب ہوں گی۔

ارشاد ربانی ہے:

﴿الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ﴾ (النحل: 32)

"وہ جن کی جانیں فرشتے نکالتے ہیں کہ وہ (کفر و شرک سے) پاک ہوتے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہتے ہیں تم پر سلامتی ہو، اپنے (نیک) اعمال کے بدلے جنت میں داخل ہو جاؤ۔"

❀ اور ہمارا ایمان ہے کہ: ظالم اور کافر کے لیے عذاب قبر ہوگا۔

فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ لَوْ تَرٰۤی اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِیْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَ الْمَلٰٓىِٕكَةُ بَاسِطُوْۤا اَیْدِیْهِمْ ۚ اَخْرِجُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ اَلْیَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَی اللّٰهِ غَیْرَ الْحَقِّ وَ كُنْتُمْ عَنْ اٰیٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ۝۹۳﴾ (الانعام: 93)

"اور کاش! آپ ظالم لوگوں کو اس وقت دیکھیں جب یہ موت کی سختیوں میں (مبتلا) ہوں گے اور فرشتے اپنے ہاتھ پھیلائے کہہ رہے ہوں گے اپنی جانیں نکالو، آج تم کو ذلت کی سزا دی جائے گی۔ اس سبب سے کہ تم اللہ پر جھوٹ بولا کرتے تھے اور تم اس کی آیات سے تکبر کرتے تھے۔"

اس ضمن میں بہت سی آیات علماء کے ہاں معروف ہیں۔ ہر مومن پر لازم ہے کہ غیبی امور سے متعلق جو کچھ بھی کتاب وسنت میں وارد ہوا ہے اسے بغیر کسی تردد کے تسلیم کر لے اور دنیا کے مشاہدات کو مدنظر رکھ کر ان سے اختلاف نہ کرے کیونکہ امورِ آخرت کا امورِ دنیا پر قیاس ناممکن ہے کیونکہ دونوں کے مابین بڑا واضح اور صریح فرق ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ساتویں فصل:

تقدیر پر ایمان

❀ اور ہمارا تقدیر کی اچھائی اور برائی پر ایمان ہے: اور تقدیر پر اللہ تعالیٰ کا کائنات سے متعلق وہ پیشگی علمی تخمینہ ہے جس کا اس کی حکمت تقاضا کرتی تھی۔

تقدیر کے چار مراتب ہیں:

(۱) علم:

ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے ازلی اور ابدی علم کے ذریعہ سے وہ تمام کچھ جانتا ہے جو ہو چکا اور جو ہوگا اور جیسے ہوگا اور اس کا علم حادث نہیں جو بے علمی کے بعد حاصل ہوا ہو اور علم کے بعد نہ ہی اسے سہو ونسیان لاحق ہوتا ہے۔

(۲) کتابت:

ہمارا ایمان ہے کہ جو کچھ قیامت تک رونما ہونے والا ہے اللہ تعالیٰ نے اسے لوح محفوظ میں درج کر رکھا ہے۔

فرمان الٰہی ہے:

﴿ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِى السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ فِىْ كِتٰبٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝﴾ (الحج: 70)

”کیا تم نہیں جانتے کہ آسمان وزمین کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے اور یہ سب ایک کتاب (لوح محفوظ) میں (لکھا ہوا) ہے۔ بلاشبہ یہ سب اللہ پر آسان ہے۔“

(۳) مشیت:

ہمارا ایمان ہے کہ آسمان وزمین کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کی مشیت کے عین مطابق ہے کوئی چیز بھی اس کی مشیت کے بغیر وقوع پذیر نہیں ہوتی۔ جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے اور جو

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

نہیں چاہتا وہ نہیں ہوتا۔

(۴) تخلیق:

ہمارا ایمان ہے کہ اللہ رب العزت ہر چیز کا خالق ہے۔

فرمان الٰہی ہے:

﴿اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۙ وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝ لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۭ﴾ (الزمر: 63،62)

''اللہ تعالیٰ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی ہر چیز پر نگہبان ہے۔ آسمان و زمین کے (خزانوں) کی کنجیاں اس کے پاس ہیں۔''

ان چاروں مراتب تقدیر میں وہ سب کچھ شامل ہے جو خود اللہ رب العزت کی طرف سے اور جو بندوں کی جانب سے وقوع پذیر ہوتا ہے۔ سو بندوں سے صادر شدہ تمام انواع کے اقوال و افعال یا ان کے ترک کردہ افعال وہ سب اللہ تعالیٰ کے علم میں تحریر کیے ہوئے ہیں۔ جو اللہ کی مشیت میں تھے اور اسی نے ان کو پیدا فرمایا۔ ارشاد ہے:

﴿لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّسْتَقِيْمَ ۝ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝﴾ (التکویر: 29،28)

''(یہ قرآن نصیحت ہے) اس کے لیے جو تم میں سے سیدھی راہ پر چلنا چاہے اور تم کچھ بھی چاہ نہیں سکتے جب تک اللہ رب العالمین نہ چاہے۔''

﴿وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا ۣ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ۝﴾ (البقرہ: 253)

''اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو یہ آپس میں نہ لڑتے لیکن اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔''

﴿وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ۝﴾ (الانعام: 137)

''اور اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا تو یہ ایسا کام نہ کرتے تو آپ ان کو اور جو کچھ غلط باتیں بنا رہے ہیں یوں ہی رہنے دیجیے۔''

﴿وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ ۝﴾ (الصافات: 96)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"حالانکہ تم کو اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ ہی نے پیدا کیا ہے۔"

❁ اور لیکن ہمارا اس مشیت الٰہی کے ساتھ ہی یہ بھی عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بندے کو قدرت اور اختیار عطا فرمایا ہے۔ بندہ جو بھی کرتا ہے اس اختیار وقدرت ہی کی بدولت کرتا ہے۔

بندے کا فعل اپنے اختیار سے واقع ہونے پر دلائل

دلیل اوّل:

فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ (البقرہ: 223)

"اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو آؤ۔"

﴿وَلَوْ أَرَادُوا الْخُرُوجَ لَأَعَدُّوا لَهُ عُدَّةً﴾ (التوبة: 46)

"اور اگر ان کا ارادہ (جہاد کے لیے) نکلنے کا ہوتا تو وہ اس (سفر) کے لیے سامان کی تیاری کر رکھتے۔"

پہلی آیت میں اِتْیانِ (آمد) کو بندے کی مشیت سے ثابت کیا ہے جبکہ دوسری آیت میں اِعْدَادُ (تیاری) کو بھی بندے کے ارادہ پر منحصر رکھا ہے۔

دلیل دوم:

اللہ تعالیٰ نے بندے کو اوامر ونواہی کا مکلف قرار دیا ہے۔ اگر بندے کو قدرت واختیار ہی نہ ہوتا تو یہ اس پر ایسا بوجھ ہوتا جس کا وہ متحمل نہ ہوتا اور یہ بات تو اللہ تعالیٰ کی حکمت و رحمت اور اس کی جانب سے موصولہ اخبار صادقہ کے منافی ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا﴾ (البقرہ: 286)

"اللہ تعالیٰ کسی جان کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔"

www.KitaboSunnat.com

دلیل سوم:

نیک شخص کی نیکی پر مدح اور برے کی برائی پر مذمت اور ہر دو کے حسب استحقاق جزا و سزا کا وعدہ بھی اس بات کی شہادت ہے کہ بندہ مجبور محض نہیں بلکہ مختار و قادر ہے۔ اگر بندے کا فعل اس کے ارادہ سے خارج از اختیار ہو تو نیک کی مدح عبث اور برے کو سزا سراسر ظلم کے مترادف ہے اور اللہ رب العزت کی ذات تو عبث کاموں اور ظلم سے مبرا ہے۔

دلیل چہارم:

اللہ تعالیٰ نے انبیاء ورسل علیہم السلام کا سلسلہ جاری فرمایا۔ جیسا کہ فرمان الٰہی ہے:

﴿رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَ مُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِ﴾ (النساء: 165)

"ہم نے یہ سب رسولوں (علیہم السلام) کو خوشخبری سنانے والے اور ڈرانے والے بنا کر بھیجا تا کہ رسولوں (علیہم السلام) کے آنے کے بعد لوگوں کو اللہ کے سامنے کوئی عذر کرنے کا موقع نہ ملے۔"

اگر بندے کا فعل اس کے اختیار اور ارادہ میں نہ ہوتا تو رسول بھیجنے سے اس کی حجت ختم نہ ہوتی۔

www.kitabosunnat.com

دلیل پنجم:

ہر کام کرنے والا انسان کام کرتے یا ترک کرتے وقت خود کو ہر طرح کی مجبوری یا بے بسی سے آزاد محسوس کرتا ہے سو وہ اپنے ارادے سے اٹھتا بیٹھتا، آتا جاتا اور سفر و اقامت کو اختیار کرتا ہے۔ اسے اس کا احساس بھی نہ ہوتا کہ اس پر کوئی جبر کر رہا ہے۔ بلکہ جو کام اپنے اختیار سے یا کسی کے جبر سے سرانجام دیتا ہے اس میں واضح فرق کر سکتا ہے۔ بعینہ شریعت نے بھی ہر قسم کے افعال میں باعتبار احکام کے فرق رکھا ہوا ہے۔ چنانچہ حقوق اللہ کے بارہ میں جہاں انسان بے بس ہو گا اس پر کوئی سرزنش نہ ہوگی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بدعمل کا تقدیر سے حجت پکڑنا ناحق ہے:

اور ہمارا عقیدہ ہے کہ: عاصی اور خطا کار اپنی نافرمانی پر تقدیر سے حجت پکڑنے کا کوئی حق نہیں رکھتا کیونکہ وہ معصیت کرتے وقت خود مختار ہوتا ہے اور تقدیر الٰہی کے متعلق خبر نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے یہی مقدر کر رکھا ہے کیونکہ تقدیر الٰہی کو اس وقت تک کوئی بھی معلوم نہیں کر سکتا جب تک کہ وہ کسی امر میں وقوع پذیر نہ ہو جائے۔

فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا﴾ (لقمان: 34)

"کسی کو معلوم نہیں کہ کل وہ کیا کرے گا۔"

تو جب کوئی شخص بوقت اقدام ایک دلیل سے واقف ہی نہیں تو عذر کے وقت اسے بطور دلیل کیونکر پیش کر سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس ناحق دلیل کو باطل قرار دیا ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

﴿سَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكْنَا وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ ۭ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتّٰى ذَاقُوْا بَاْسَنَا ۭ قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا ۭ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَخْرُصُوْنَ﴾ (الانعام: 148)

"قریب ہے مشرک یہ کہیں گے اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ہم شرک نہ کرتے اور نہ ہمارے باپ دادا، اور نہ ہم کسی چیز کو حرام کرتے، اسی طرح جو لوگ ان سے پہلے ہو چکے ہیں انہوں نے بھی تکذیب کی تھی یہاں تک کہ انہوں نے ہمارے عذاب کا مزہ چکھا، کہہ دیجیے! تمہارے پاس کوئی دلیل ہے تو اسے ہمارے روبرو ظاہر کرو، تم محض خیالی بتوں پر چلتے ہو اور تم بالکل اٹکل سے باتیں بناتے ہو۔"

مرتکب گناہ کا تقدیر سے سہارا لینا:

❀ ہم تقدیر کا سہارا لے کر گناہ کا ارتکاب کرنے والے سے کہیں گے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ تصور کرتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی تقدیر میں اطاعت و بھلائی لکھ رکھی ہے تو آپ اقدام اطاعت کیوں نہیں کرتے، اطاعت و نافرمانی میں اس حیثیت سے تو کوئی فرق نہیں بلکہ ارتکاب فعل سے قبل لاعلمی میں تو آپ کے لیے دونوں مساوی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یہ اطلاع دی تھی کہ تم میں سے ہر ایک کا ٹھکانہ جنت و دوزخ میں مقرر کر دیا گیا ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ کیا ہم عمل ترک کر کے اسی تقدیر پر ہی بھروسہ نہ کر لیں تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"لَا اِعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ." (بخاری ومسلم)

"نہیں! عمل کرتے رہو جس ٹھکانے کے لیے پیدا کیا گیا ہے اسے اس کے عمل کی توفیق میسر آ جاتی ہے۔"

❀ ہم تقدیر کو عذر بنا کر گناہ کرنے والے سے مزید کہیں گے:

اگر آپ نے مکہ کے سفر کا قصد کیا ہو اور اس کے دو راستے ہوں اور آپ کو کوئی واقف حال اور بااعتماد شخص بتائے کہ ایک راستہ تو پُرخطر اور دشوار گزار ہے اور دوسرا پُرامن اور آسان ہے تو بلاشبہ آپ دوسرا ہی اختیار کریں گے اور یہ ناممکن ہے کہ آپ پُرخطر راستہ کو اختیار کریں اور کہیں کہ میری تقدیر میں لکھا ہوا ہے۔ آپ نے اگر ایسا کیا تو لوگ آپ کا شمار دیوانوں میں کریں گے۔

❀ علاوہ ازیں ہم اس سے یہ بھی کہیں گے:

اگر آپ کو دو ملازمتیں پیش کی جائیں، جن میں سے ایک کا مشاہرہ زیادہ ہو تو آپ بلاشک کم تنخواہ کی بجائے زیادہ تنخواہ والی ملازمت کو اپنائیں گے تو پھر تقدیر کو بہانہ بنا کر عمل آخرت سے متعلق کم اجرت کو کیوں اختیار کرتے ہو؟

❀ ہم اس سے مزید کہیں گے:

جب کبھی آپ کسی جسمانی بیماری میں مبتلا ہو جائیں تو علاج کی خاطر ہر ڈاکٹر کے پاس جاتے ہیں اور اس کی مجوزہ کڑوی دوا پینے کے ساتھ آپریشن کی تکلیف بھی بڑے صبر سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

برداشت کرتے ہیں لیکن آپ کے دل پر جب مرضِ معصیت کا حملہ ہوتا تو تب ایسا کیوں نہیں کرتے؟

بتقاضائے ادب شر کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں کی جاتی:

❀ اور ہمارا ایمان ہے کہ: اللہ تعالیٰ کے کمال حکمت و رحمت کی بنا پر شر کی نسبت اس کی طرف نہیں کی جاتی۔

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

"وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ." (رواہ مسلم)

"اور شر کی نسبت تیری طرف نہیں۔"

بنیادی طور پر اللہ تعالیٰ کے فیصلہ میں شر کا پہلو نہیں ہوتا۔ اس لیے کہ وہ سراسر اس کی رحمت و حکمت سے صادر ہوتے ہیں لیکن بسا اوقات اس کے عواقب و مقتضیات میں شر ہوتا ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کو جو دعائے قنوت سکھائی تھی اس میں یہ منقول ہے:

"وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ" (ترمذی وابوداؤد)

"مجھے اس چیز کے شر سے بچا جس کا تو نے فیصلہ کیا ہے۔"

اس جملہ میں شر کی نسبت فیصلہ کے نتیجہ کی جانب ہے۔ نیز نتائج وعواقب میں بھی بالکل شر نہیں ہوتا بلکہ وہ ایک طرح سے اگر شر ہوتا ہے تو دوسرے لحاظ سے وہ خیر ہوتا ہے یعنی اگر ایک مقام پر وہ شر نظر آتا ہے تو دوسرے مقام پر وہی خیر و برکت کا مظہر ہوتا ہے۔ مثلاً: قحط سالی، بیماری، معاشی بدحالی اور خوف و خطر سب ایک طرح سے تو زمین میں فساد ہیں لیکن دوسرے پہلو سے خیر و برکت کا باعث بھی ہیں۔

ارشاد ربانی ہے:

﴿ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُم بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ﴾ (الروم:41)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"خشکی اور تری میں لوگوں کی بداعمالیوں کے باعث فساد پھیل گیا تاکہ اللہ ان کو ان کے بعض اعمال کی سزا (دنیا میں بھی) چکھائے، (بہت) ممکن ہے وہ باز آئیں۔"

چور کا ہاتھ کاٹنا اور شادی شدہ بدکار کے لیے رجم کی سزا، باعتبار چور و بدکار کے تو شر ہے۔ اس لیے کہ اول الذکر کو ہاتھ اور مؤخر الذکر کو جان سے ہاتھ دھونے پڑتے ہیں۔ مگر ایک دوسرے پہلو سے ان کے لیے خیر ہے کہ ان کے گناہوں کے کفارہ کا سبب ہے۔ سو اللہ رب العزت ان کے لیے دنیا و آخرت کی سزا کو جمع نہیں فرمائیں گے۔

اور یوں یہ دوسرے مقام پر خیر بھی ہے کہ اس سے لوگوں کے مال و اسباب، عزت و وقار اور نسب محفوظ ہو جاتے ہیں۔ واللہ ولی التوفیق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آٹھویں فصل:

اس عقیدہ سے حاصل ہونے والے ثمرات وفوائد

یہ عظیم المرتبت عقیدہ جو اپنے دامن میں ان اعلیٰ اصول کو سمیٹے ہوئے ہے، اپنے معتقد کو بہت ہی بلند پایہ ثمرات وفوائد سے سرفراز کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ پر ایمان کے فوائد:

اللہ تعالیٰ اور اس کے اسماء وصفات پر ایمان لانے سے بندہ اللہ تعالیٰ کی محبت وتعظیم کے جذبات سے سرشار ہو جاتا ہے جس کے باعث وہ اوامر الٰہی پر عمل پیرا ہوتا اور منہیات سے اجتناب کرتا ہے۔ احکامات الٰہیہ پر عمل اور نواہی سے احتراز، یہ دو ایسے اصول ہیں جو فرد اور معاشرہ کے لیے سعادت دارین کے حصول کا موجب ہیں۔ فرمان الٰہی ہے:

﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝﴾ (النحل: 97)

"جو شخص نیک عمل کرے، مرد ہو یا عورت اور وہ مومن بھی ہو تو ہم اسے (دنیا میں) پاکیزہ زندگی سے رکھیں گے اور (آخرت میں) ان کے نیک اعمال کا بدلہ بھی ضرور دیں گے۔"

فرشتوں پر ایمان کے فوائد:

فائدہ نمبر 1:.... فرشتوں پر ایمان لانے سے ان کے خالق کی عظمت، طاقت وغلبہ کا علم حاصل ہوتا ہے۔

فائدہ نمبر 2:...... اللہ تعالیٰ کا اس کی اس خصوصی عنایت پر شکریہ ادا کرنا کہ اس نے اپنے بندوں پر ان فرشتوں کو متعین فرما رکھا ہے جو ان کی حفاظت کے ساتھ ساتھ ان کے اعمال کو بھی قلمبند کرتے ہیں، علاوہ ازیں ان کے ذمہ مزید متعدد مصالح بھی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فائدہ نمبر 3:...... فرشتوں کے ساتھ محبت والفت کا جذبہ پایا جاتا ہے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت علی وجہ الاتم کرتے ہیں اور اہل ایمان کے لیے استغفار کرتے ہیں۔

کتابوں پر ایمان کے فوائد:

فائدہ نمبر 1:...... باری تعالیٰ کا اپنی مخلوق کے ساتھ خاص مہربانی کا علم حاصل ہونا کہ اس ذات رحیم نے ہر قوم کی رہنمائی کے لیے انہیں ایک کتاب عنایت فرمائی۔

فائدہ نمبر 2:...... حکمت الٰہیہ کا مظہر کہ اللہ تعالیٰ نے ان کتابوں میں ہر امت کی ضرورت کے مطابق شریعت نازل فرمائی اور ان کے آخر میں قرآن حکیم ہے جو قیامت تک کے لیے ہر زمان ومکان میں تمام مخلوق کے لیے سراسر رہنمائی ہے۔

فائدہ نمبر 3:...... ان کتب کے نازل فرمانے پر بارگاہ الٰہی کا شکریہ بھی ادا کرنا ہے۔

انبیاء ورسل (علیہم السلام) پر ایمان لانے کے فوائد:

فائدہ نمبر 1:...... اللہ تعالیٰ کا اپنی مخلوق کی ہدایت وراہنمائی کی خاطر انبیاء کرام علیہم السلام کا سلسلہ شروع فرمانا جو ان کے ساتھ گہری محبت وعنایت کا مظہر ہے۔

فائدہ نمبر 2:...... اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ اس مذکورہ نعمت عظمیٰ پر اظہار تشکر۔

فائدہ نمبر 3:...... انبیاء کرام علیہم السلام کی محبت وتوقیر اور ان کی لائق مرتبت مدح وستائش کا ہونا کیونکہ وہ اس کے رسول اور خلاصۃ الخلائق ہیں جنہوں نے اس کا حق بندگی ادا کرنے کے ساتھ ساتھ تبلیغ رسالت، اس کے بندوں کی خیر خواہی اور اس راہ میں پیش آنے والے مصائب کا بڑی دلیری سے مقابلہ کیا۔

قیامت کے دن پر ایمان کے فوائد:

فائدہ نمبر 1:...... اس روز کے حصول ثواب کے اشتیاق میں اطاعت الٰہی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور اسی روز کے عذاب سے ڈرنا اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچنے کا موجب ہے۔

فائدہ نمبر 2:...... اس مومن کے لیے جو دنیا کی نعمتوں اور سامان کو حاصل کر کے فائدہ نہ اٹھا سکا اس کے لیے آخرت کی نعمتیں اور اجر وثواب کا حاصل ہونا باعث تسلی اور امید افزا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقدیر پر ایمان لانے کے فوائد:

فائدہ نمبر 1:...... اسباب کو بروئے کار لاتے ہوئے بھروسہ واعتماد صرف اللہ تعالیٰ کی ذات پر کرنا کہ سبب اور نتیجہ دونوں اللہ رب العزت کی قضا وقدر پر موقوف ہیں۔

فائدہ نمبر 2:...... راحت نفس اور اطمینان قلب کا ہونا، کیونکہ جب یہ معلوم ہوجاتا ہے کہ سب کچھ قضا وقدر کا نتیجہ ہے اور امر مکروہ بھی لامحالہ ہوکر ہی رہے گا تو کچھ راحت نفسی محسوس ہوتی ہے اور دل قضائے الٰہی پر رضامند ہوکر مطمئن ہوجاتا ہے تو جو کوئی بھی تقدیر الٰہی پر ایمان رکھتا ہے اس سے بڑھ کر کسی کو بھی اطمینان قلب، راحت نفسی اور پرسکون زندگی میسر نہیں آسکتی۔

فائدہ نمبر 3:...... انسان مطلوب حاصل ہونے پر اپنے متعلق کسی قسم کی خوش فہمی کا شکار نہیں ہوتا، اس لیے کہ نعمت کا حصول اسی ذات باری تعالیٰ کی جانب سے ہے کیونکہ اسی نے اسباب خیر پیدا کیے ہیں اور اسی کی جانب سے تقدیر میں کامیابی حاصل ہوتی ہے، پس وہ اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہوتا ہے اور خوش فہمی کو ترک کردیتا ہے۔

فائدہ نمبر 4:...... مقصود کے فوت ہونے پر یا کسی ناپسندیدہ چیز کے وقوع پذیر ہونے پر بے چینی واضطراب سے نجات پانا کیونکہ وہ اس ذات کا فیصلہ ہے جو بادشاہ ارض وسماء ہے اور وہ لامحالہ ہوکر رہتا ہے تو مومن اس پر صبر کرتے ہوئے اجر وثواب کے حصول کی امید رکھتا ہے جس کی طرف مندرجہ ذیل فرمان الٰہی اشارہ کرتا ہے:

﴿مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِیْبَةٍ فِی الْاَرْضِ وَ لَا فِیْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ یَسِیْرٌ ۞ لِّكَیْلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَ لَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰىكُمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا یُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرِ ۞﴾

(الحدید: 23،22)

”کوئی مصیبت زمین پر یا تمہاری جانوں پر نہیں آتی مگر قبل اس سے کہ ہم اس کو پیدا کریں وہ ایک (خاص) کتاب میں (لکھی ہوئی) ہے یہ کام اللہ تعالیٰ کے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

لیے آسان ہے۔ تاکہ جو چیز تم سے جاتی رہی اس پر رنجیدہ نہ ہوا کرو اور نہ اس کی عطا کردہ چیز پر اترایا کرو اور اللہ تعالیٰ کسی اترانے والے، شیخی باز کو پسند نہیں فرماتا۔"

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ ہمیں اس عقیدہ پر ثابت قدم رکھے اور اس کے فوائد و ثمرات سے بہرہ مند فرمائے اور مزید اپنے فضل و کرم سے نوازتا رہے اور یہ ہدایت عطا فرمانے کے بعد ہمارے دلوں کو ہر قسم کی کج روی سے محفوظ و مامون فرمائے اور اپنی رحمت سے فیض یاب فرمائے کیونکہ اس کی عنایت بڑی بے پایاں ہے۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَالتَّابِعِيْنَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ

محمد صالح العثیمین

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعاون

آپ حضرات سے مخلصانہ تعاون کی اپیل ہے۔آپ اپنے زکوۃ،صدقات،عطیات،گندم کا عشر دیتے ہوئے جامعہ کا نام خاطر میں رکھیں۔اور فاستبقوا الخیرات کا مصداق بنیں، کیونکہ مدارس دینیہ کو حکومتی سرپرستی حاصل نہیں۔صرف خوش نصیب لوگ اللہ کی رضا کی خاطر دینی اداروں سے تعاون کرتے ہیں۔جامعہ کا سالانہ بجٹ تقریبا 14 لاکھ ہے۔آپ بھی ان خوش نصیبوں میں شامل ہوں اور عند اللہ ماجور ہوں۔اللھم اعط منفقا خلفا!

شرائط داخلہ

1۔علوم اسلامیہ کے لیے کم از کم مڈل پاس ہو۔

2۔تحفیظ القرآن کے لیے کم از کم پرائمری پاس ہو۔

3۔سرپرست کا ساتھ آنا ضروری ہے۔

شعبہ جات

وفاق المدارس السلفیہ پاکستان سے الحاق شدہ

- درس نظامی
- ترجمۃ القرآن
- تحفیظ القرآن
- ناظرہ قرآن
- کمپیوٹر کلاسز
- سلائی،کڑھائی

رابطہ: ناظم جامعہ ہذا: قاری محمد یحییٰ صابر 0333-6956799

الداعی الی الخیر
انجمن جامعہ علوم الحدیث صدیقیہ گلشن اقبال کالونی عارف والا
فون نمبر 045-7831480

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

صدقہ جاریہ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا مَاتَ ابْنُ اٰدَمَ اِنْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهٗ اِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ. صَدَقَةٍ جَارِیَةٍ اَوْ عِلْمٍ یُنْتَفَعُ بِهٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ یَدْعُوْا لَهٗ (رواہ مسلم)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جب آدمی فوت ہو جاتا ہے تو اس کے اعمال کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے البتہ تین چیزوں کا (ثواب جاری رہتا ہے) ① صدقہ جاریہ ② فائدہ مند علم ③ نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی ہے۔ (مسلم)

صدقہ جاریہ وہ صدقہ ہوتا ہے جس کا نفع تا دیر جاری و ساری رہے جب تک لوگ اس سے فائدہ اٹھاتے رہیں بندے کو اس کا اجر ملتا رہتا ہے۔

قرآن مجید اور دینی علم سے منور کتابیں وقف کرنا بھی ایک اچھا صدقہ جاریہ ہے کیوں کہ جو بھی ان کتب سے فائدہ اٹھائے گا بندے کو اس کا اجر ملتا رہے گا۔

علم دین خود حاصل کرنا اور دوسروں تک پہنچانا اس کا نفع بھی قیامت تک ان شاء اللہ جاری و ساری رہے گا۔ درجہ بدرجہ ہر مسلمان کی ذمہ داری تو ہے ہی لیکن ہمیں چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے خود بھی قرآن اور حدیث کا علم حاصل کریں اور اس کے مطابق عمل بھی کریں اور کتابی صورت میں بھی دوسرے مسلمان بھائیوں تک پہنچائیں۔

اپنی طرف سے اور اپنے پیاروں کی طرف سے صدقہ جاریہ بنانے کے لیے یہ کتاب حاصل کرنے کے لیے رابطہ کریں۔

بلا قیمت ملنے کا پتہ

جامع مسجد رحمانیہ اہل حدیث

کارخانہ بازار، عارف والا 0300-6944277